REGD NO. P. 67

رجسٹرڈ نمبر پی ۷۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی
۵۰-۳ روپے
ممالک غیر
۵۰-۷ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

جلد ۸ | ۱۲ نبوت ۱۳۳۸ ہش ۔ ۱۰ جمادی الاول ۱۳۷۹ھ ۔ ۱۲ نومبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۴۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ نومبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں:-

حضرت اقدس کی صحت میں آہستہ آہستہ متواتر ترقی ہو رہی ہے مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کو خطاب کرنے سے بھی صحت میں ترقی ہوئی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۷ نومبر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل دن بھر بہتر رہی مگر شام کو درد کی تکلیف ہو گئی رات بھی درد ہوتی رہی احباب جماعت سیدہ موصوفہ کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

قادیان ۷ نومبر محترم جناب حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت مونگھیر سے واپس تشریف لے آئے۔

قادیان ۹ نومبر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال تاحال پاکستان میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو بخیریت رکھے اور بسلامت واپس لائے۔ آمین۔

آچاریہ ونوبا بھاوے کی قادیان میں تشریف آوری

احمدیہ جماعت کی طرف سے آپکا پرتپاک خیر مقدم۔ استقبالیہ ایڈریس اور قرآن شریف مع اردو تفسیر کی پیشکش

قادیان ۵ نومبر بھودان تحریک کے بانی آچاریہ ونوبا بھاوے اپنے پیدل دورہ پر آج ساڑھے نو بجے صبح یہاں وارد ہوئے۔ دیگر اہالیان قادیان کے ساتھ مقامی احمدیہ جماعت کے متعدد افراد نے بھی خصوصیت سے آپ کا استقبال کیا۔ جماعت کی درخواست پر آپ احمدیہ محلہ بھی تشریف لائے۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق مسجد اقصیٰ میں آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا جس کے جواب میں آپ نے ایک پُر خلوص تقریر فرمائی۔ اور احمدیت کے روحانی مرکز کی زیارت کرنے پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور بعد سہ پہر اپنی پرارتھنا کے وقت کی تقریر میں بھی استقبالیہ تقریب کا تعریفی کلمات میں ذکر کیا اور عام اصلاحی مضامین پر مؤثر پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ اور متعدد آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے اپنے نقطۂ نظر کو واضح کیا۔ جس سے بالواسطہ طور پر اسلامی تعلیم کے محاسن کا اعتراف کیا گیا۔

گذشتہ ماہ مئی میں جب جماعت احمدیہ قادیان کے وفد نے آچاریہ ونوبا بھاوے جی سے پٹھانکوٹ میں ملاقات کی تھی۔ اور آپ کی خدمت میں انگریزی ترجمۃ القرآن اور سیرت نبویؐ اور دیگر اسلامی لٹریچر پیش کیا تھا تو کشمیر سے واپسی پر قادیان آنے کی بھی دعوت دی تھی۔ چنانچہ جب آپ کشمیر کا دورہ مکمل کر چکے تو حسب وعدہ واپسی پر قادیان آنے کا بھی پروگرام بنایا۔ چنانچہ مورخہ ۴ نومبر کو جب آپ دھاریوال میں پہنچے تو قادیان سے جماعت احمدیہ کے نمائندے وہاں بھجوا کر قادیان کے دورہ کے وقت آپ سے [illegible] لئے اور کچھ وقت ہمارے [illegible] کی درخواست کی گئی جسے آپ نے منظور فرمایا۔

استقبال

دھاریوال سے پیدل چل کر ڈیری [illegible] رستہ میں ٹھہرتے ہوئے ونوباجی [illegible] کے قریب قادیان پہنچ گئے۔ حضرت نواب محمد علی خاں صاحب رضی اللہ عنہ کی کوٹھی کے شمال مشرقی کونہ پر اہالیان قادیان نے آپ کا استقبال کیا۔ اس موقعہ پر احمدیہ جماعت کے افراد بھی مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب کی قیادت میں ایک معقول تعداد میں موجود تھے۔

آچاریہ جی کے ایک روزہ قیام کا مقامی سکھ نیشنل کالج (سابق تعلیم الاسلام کالج) کی بلڈنگ میں انتظام تھا۔ اسلئے آپ سیدھے کالج ہال میں پہنچے جہاں آپ نے دس پندرہ منٹ کے لئے حاضرین سے خطاب کیا۔

اس میں آپ نے ملک کی طاقت کو بڑھانے کے لئے دیہی ترقی اور خوشحالی کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے ملک کی سر منزلہ عمارت کی تکمیل کے لئے دیہات کی ترقی کو پہلے کی ضروری منزل قرار دیا۔ جس پر دوسری دونوں منزلوں کا دارومدار ہے۔ آپ نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ دیہات والے مل جل کر رہیں اور مضبوط ہوں اسی طرح آپ نے بھودان سکیم کی مختصر طور پر وضاحت کی۔

آچاریہ جی کی تقریر کے بعد آپ کے ایک مخلص کارکن شری پرمانند جی نے بھودان کی مزید وضاحت کرتے ہوئے حاضرین کو بتایا کہ آپ آٹھ سال چھ ماہ سے پدیاترا کر رہے ہیں اور اب تک ۴۲ ہزار میل پیدل سفر طے کر چکے ہیں۔

احمدیہ محلہ میں تشریف آوری

صبح کے ناشتہ اور کچھ دیر آرام کرنے کے بعد گیارہ بجے ونوباجی نے احمدیہ محلہ میں تشریف لانے کا وقت دیا ہوا تھا چنانچہ مقررہ وقت پر احمدیہ جماعت کے دس پندرہ نمائندگان آپ کی پیشوائی کے لئے آپ کی قیام گاہ پر پہونچے۔ جہاں سے آپ ٹھیک گیارہ بجے چل پڑے۔ جب آپ احمدیہ محلہ میں مسجد مبارک کے سامنے والے گیٹ پر پہونچے تو اس جگہ جملہ درویشان کرام نے محترم جناب مولوی عبدالرحمان صاحب فاضل امیر مقامی اور ناظر صاحبان کے ساتھ آپ کا اھلاً وسھلاً و مرحبا اور دیگر نعروں سے پُرجوش استقبال کیا گیا گیٹ کو جھنڈیوں اور سبز پتیوں سے خوب سجایا گیا تھا۔ استقبالیہ تقریب کا انتظام مسجد اقصیٰ میں ہونے کی وجہ سے اس گیٹ سے مسجد اقصیٰ تک کی ساری گلی کو بھی رنگارنگ کی جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔

شری ونوباجی اپنے ساتھیوں اور سینکڑوں دیگر غیر مسلم حضرات کے ساتھ سیدھے مسجد اقصیٰ میں پہونچے۔ مسجد کے وسیع برآمدہ اور صحن میں خوبصورت دریاں بچھائی گئی تھیں۔ برآمدہ کی شمالی طرف کچھ فاصلہ پر سٹیج بنایا گیا تھا اس پر معزز مہمان کو بٹھا دیا گیا۔ لاؤڈ سپیکر کا معقول انتظام تھا۔

استقبالیہ تقریب

استقبالیہ تقریب کا پروگرام (جس کی ایک نقل ونوباجی کے سامنے رکھ دی گئی تھی) تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ جو عزیز بشیر الدین سونگھڑوی متعلم جامعہ احمدیہ نے کی۔ بعدہٗ یونس احمد صاحب اسلم درویش نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا منظوم کلام جو خدا تعالیٰ کی شان میں تھا۔ اور جس کا مطلع ۔۔۔ ہے

میری رات دن بس یہی اک صدا ہے
کہ اس عالم کون کا اک خدا ہے

کے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے۔

اس کے بعد محترم مولوی عبدالرحمان صاحب فاضل نے جماعت کی طرف سے ایڈریس پڑھ کر سنایا جس میں معزز مہمان کی قادیان میں تشریف آوری پر خوش آمدید کا تحفہ پیش کیا اور ملک میں امن اتحاد اور ایکتا کے مشن کی کامیابی کی نیک خواہشات کا اظہار کیا گیا۔ اور اس بات کو واضح کیا گیا کہ اس طرح قادیان میں آپ کی تشریف آوری سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی یاتون من کل فج عمیق ایک دفعہ پھر پوری ہوئی۔ ایڈریس میں اسلام کی پیشکردہ اقتصادی تعلیمات کا خلاصہ بھی پیش کیا گیا (ایڈریس کا مکمل متن دوسری جگہ درج ہے)

ایڈریس کے آخر پر اس امر پر افسوس کا اظہار کیا گیا کہ جماعت اسلامی نے خلاف تعلیم اسلام آچاریہ جی کو تلاوت کرانے سے روکا۔ حالانکہ قرآن کریم ایک آسمانی نور ہے اور اس کی تعلیم روحانی بیماریوں کے لئے شفا اور روحانی ترقیات کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ یہ تعلیم جتنی بھی دنیا میں پھیلے دنیا کے لئے رحمت کا باعث ہے"

قرآن شریف اور اسلامی لٹریچر کا ہدیہ

ایڈریس سنائے جانے کے بعد محترم امیر صاحب نے آچاریہ جی کی خدمت میں ان کی خواہش کے مطابق تفسیر صغیر اور دوسرا اسلامی لٹریچر پیش کیا۔ جسے موصوف نے بڑے ادب و احترام اور ممنونیت سے قبول فرمایا۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے ایما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

آچاریہ جی کی جوابی تقریر

بعدہٗ آچاریہ جی نے ایک پُر مغز تقریر فرمائی جس کا آغاز آپ نے ان الفاظ سے فرمایا:-

"ہم کو اس بات کی خوشی ہے کہ ایک روحانیت کا مرکز دیکھنے کا ہم کو موقع ملا۔ ایسے تو اس سے پہلے اس قسم کے مواقع پرماتما کی کرپا سے ہم کو ملتے رہے ہیں"

— اس سلسلہ میں آپ نے اجمیر شریف دیوبند اور اعظم گڑھ جانے اور وہاں کے مسلمانوں کے ساتھ ملنے کا ذکر کیا۔ پیش کردہ ایڈریس میں مذکورہ وِنوبا جی کے ملفوظ "ایک ہو اور نیک ہو" کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ نے کہا۔

ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ ہر قوم کے لوگوں نے ہمارے کام کا سواگت کیا ہے۔ ہم کیرالہ گئے وہاں ہمیں عیسائیوں سے چار فرقوں سے ملنے کا موقع ملا۔ کاشی کے نزدیک بودھوں کے بڑے مرکز میں گئے — بعد ازاں اس سے متعلق ہماری جدوجہد کو سراہتے ہوئے مختلف مقامات پر اس بات کا اظہار کیا گیا کہ قرآن کریم میں بھی تعلیم ہے گوتم بدھ کی تعلیم میں اس کا ذکر موجود ہے۔ عیسیٰ مسیح کی تعلیم اس سے ملتی جلتی ہے۔ گویا جتنے بھی مذہب ہیں ان سب نے یہ کام اپنا ہی بتایا ہے جبکہ اس بات کی بھلائی ملی ہے اس سے ہم کو بہت طاقت ملی اور خوشی ہوئی۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آچاریہ جی نے کہا:-

دین تو ایک ہی ہونا ہے چاہے مذہب الگ الگ ہوں۔ روحانیت ایک ہی ہوتی ہے۔ آپ نے کہا سچائی ہی دین ہے محبت ہی دین ہے رحم ہی دین ہے۔

مختلف اہل مذاہب کے باہمی اختلاف کی وجہ بتاتے ہوئے آپ نے واضح کیا کہ کبھی کبھی یہ ہوتا ہے کہ مذہب کی کتابوں میں ایسے جملے ہوتے ہیں جن کی تشریح میں لوگ اختلاف کرتے ہیں یہی بات باہمی جھگڑے کا باعث بن جاتی ہے۔ اسی سلسلہ میں قرآن کریم کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ کچھ متشابہات ہوتے ہیں اور کچھ محکمات۔ سمجھدار لوگ متشابہات کے پیچھے نہیں پڑتے بلکہ وہ اُم الکتاب کو پکڑ کر جاتے ہیں

موصوف نے ام الکتاب کے متعلق کہا کہ یہ کتاب انسان کے دل میں پائی جاتی ہے۔ اور ام الکتاب سے مراد وہ پاک دل ہیں جن میں رکھی گئی تو آپ سب کے لئے ایک ہیں۔ اور اس میں کسی کو اختلاف نہیں ہوتا جیسے پانی سب کو پیارا ہے۔ اسلئے باوجود باہمی اختلاف کے شیر اور بکری ایک ہی پانی کی طرف جاتے ہیں اور اس سے کسی کو مخالفت نہیں ہے — آیت قرآنی کل حزب بما لدیہم فرحون پڑھ کر آپ نے بتایا کہ چھوٹے دل کے سوچنے والے اپنے تنگ نظریے بناتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ پرماتما نے ہم کو ٹھیکہ دے رکھا ہے اور دوسروں کو اُسکی پہچان کا حق نہیں"۔

تمام مذاہب متحدہ طور پر عالمگیر الحاد اور بے دینی کا مقابلہ کرنیکی تلقین کرتے ہوئے آچاریہ جی نے کہا:-

ایک اور بات سمجھنے کی ہے کہ جو مذہب میں ان کے ماننے والوں کو چاہیئے کہ ایک دوسرے کی مخالفت ترک کر کے سب اکٹھے ہو کر ناستک مت پر ٹوٹ پڑیں — آپ نے کہا پرماتما کو ماننے والے اگر الگ الگ جماعتوں میں بٹے رہے تو اس وقت کل کے کل دھرم خطرے میں ہیں۔

ہستی باری تعالےٰ کا ثبوت دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ قرآن کریم کا یہ ایک بڑا ہی سندر فقرہ ہے کہ کلّ الینا راجعون کہ سب میری طرف ہی آنے والے ہیں۔ ہم جدھر بھی جائیں پرماتما سب کو کھینچ رہا ہے۔ ہم اِدھر اُدھر دوڑتے ہیں مگر سب کے پیچھے ایک زبردست طاقت ہے جو ہم کو اپنی طرف کھینچتی ہے چاہے ہم اس کو پہچانیں یا نہ پہچانیں وہ ہم کو پہچانتی ہے ہم کو پیار کرتی ہے۔ اس کا کچھ بھی ٹھکانہ نہیں اسی نے ہم کو یہ بدلہ دیا ہے جب تک یہاں رہنا ہے جتنا پیار کر سکتے ہیں کریں یہ خیال نہ کریں کہ ایک انسان اور دوسرے انسان میں فرق ہے اگرچہ تعداد کے لحاظ سے انسان کروڑوں ہیں مگر انسانیت کی توحید سب کو ایک کر دیتی ہے پس اس کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔

اس پُر مغز تقریر کے بعد جس کو تقریباً ایک ہزار مسلم ہندو اور سکھ مردوں اور عورتوں نے سنا یہ استقبالیہ تقریب اختتام پذیر ہوئی اور بھاری غیر مسلم جمعیت کے علاوہ احمدی نمائندگان کے ساتھ آچاریہ جی اور ان کے ساتھی کالج میں اپنی جائے قیام کی طرف لوٹ گئے۔

کالج گراؤنڈ میں عام تقریر

ساڑھے چار بجے بعد دوپہر کالج گراؤنڈ میں آچاریہ جی نے چھ سات ہزار کے مجمع کو خطاب کرتے ہوئے احمدیہ جماعت کے حسن سلوک اور قرآن شریف کے انمول اور بے بہا تحفے کا ذکر کیا اور اپنی لمبی تقریر میں قرآن کریم کی متعدد آیات پڑھ کر محبت و اتحاد اور خلوص کا جذبہ پیدا کرنے کی تلقین کی۔

"آج ہم کو دو انمول تحفے ملے ہیں جن میں سے ایک تو احمدی بھائیوں کی طرف سے ملا ہے" ان الفاظ میں آپ نے اپنی پیار محبت کے وقت کی اس تقریر کا آغاز کیا۔ آپ نے کہا:-

جب ہم وہاں گئے احمدی بھائیوں نے بڑے پریم سے باتیں کیں اور قرآن شریف اُردو تفسیر کے ساتھ بھینٹ کیا۔ اسی طرح اور بھی بعض ضروری کتابیں ہمیں تحفہ میں دیں — اس سے پہلے پٹھانکوٹ میں انگریزی ترجمہ کے ساتھ قرآن دے چکے ہیں۔ اُنہوں نے ہمارے کام کو پسند کیا اور اس میں کامیابی کی دعا کی — دوسرا تحفہ سکھوں کی طرف سے گرنتھ صاحب کا ہے اس سے بھی ہمیں خوشی ہوئی۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے محیّر العقول سائنسی ترقی کے متعلق کہا کہ

اس وقت انسان کے ہاتھ میں ایسی زبردست طاقت آگئی ہے کہ اگر اسے غلط رستہ پر لگا دیا گیا تو انسانیت کو بڑا خطرہ ہے۔ اور اندیشہ ہے کہ انسانیت ہی ختم نہ ہو جائے — ایسی حالت میں ہمیں سوچنا چاہیئے کہ اس سے بچاؤ کے لئے ہمیں اپنے پاس کونسی طاقت جمع کرنی چاہیئے۔

آپ نے کہا

ظاہر ہے کہ راکٹوں کے سامنے پرانے سب ہتھیار کچھ کام کے نہیں رہے۔ اب تو کوئی نئی طاقت بنانی ہوگی — اور اس نئی طاقت کی تشریح کرتے ہوئے خود ہی کہا کہ وہ طاقت روحانیت کی طاقت ہی ہو سکتی ہے۔ اور اپنے مخصوص انداز میں روحانیت کی تشریح کرتے ہوئے ونوبا جی نے کہا کہ روحانیت یہ ہے کہ انسانیت کی خاطر انسان کی خدمت کی جائے۔ اور کہا کہ روحانیت کی یہ طاقت قرآن — اور گرنتھ وغیرہ کتابوں سے ملتی ہے یہ کتابیں جھگڑا نہیں کرتیں آپ نے آیت قرآنی:

"تواصوا بالصبر و تواصوا بالمرحمۃ" پڑھ کر اس کی تشریح کی اور کہا کہ یہ اصل دھرم ہے جو اسلام ظاہر کرتا ہے یہی ہندو مذہب سکھاتا ہے۔

عمل پر زور دیتے ہوئے آپ نے قرآن کریم کے حوالہ سے بتایا کہ بے عمل عالم اُس گدھے کی مانند ہیں جن پر کتابوں کا بوجھ لادا ہوا ہو۔

اسی طرح آپ نے ایک حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے کہا آج ہی میں نے پڑھا ہے کہ حضرت محمد صاحب نے کسی غم کے موقعہ پر بے ساختہ آنکھ سے آنسو بہانے اور دل کے غمگین ہونے کو کمزوری کو تسلیم کیا۔ کیونکہ اس پر انسان کا کوئی بس نہیں چلتا۔ مگر ساتھ ہی ایسے موقعہ پر زیادہ چیخنے چلانے اور واویلا کرنے کو منع کیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر بات میں اعتدال ہی اچھا ہے۔ نہ کسی چیز کی حد درجہ کمی اچھی ہے اور نہ ہی اس میں زیادتی پسندیدہ ہے۔

آپ نے زمانہ کے بگاڑ کا ذکر کرتے ہوئے تقریر کے آخر میں کہا کہ اب تو یہ حال ہے کہ جہاں پریم کی بات تھی وہاں تفرقوں نے جگہ لے لی ہے — پھر بھی اگر ہم کوشش کریں تو اس کو واپس لا سکتے ہیں۔ ابھی کچھ تو پریم گھر میں موجود ہے گھر کے چند افراد کماتے ہیں اور سب مل کر کھاتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ہمارے دل کو سکون اور شانتی ملتی ہے۔ ہمیں اس ستاریں رہنے کے لئے ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ اور کہا اسی لئے ہم نے بھودان اور گرام دان وغیرہ تحریکیں چلائی ہیں جو دراصل اُس بڑے مقصد کے حصول کا ذریعہ ہیں جو بھگوان ہم سے انسانوں میں انسانیت کے رشتہ سے پیدا کرنا چاہتے ہیں"۔

اس تقریر کے بعد آپ نے رات گزارا کی اور اگلے روز تین چار بجے صبح ہی اگلے پڑاؤ کے لئے روانہ ہو گئے۔ ہرچووال تک آپ کی مشایعت کے لئے چند درویش بھی دوسری پبلک کے ساتھ گئے۔

درخواست دعا

میری اہلیہ زبیدہ خاتون عرصہ تین ماہ سے زبان کے اندر زخم سے از حد پریشان ہیں۔ حتی الامکان علاج معالجہ جاری ہے۔ احباب جماعت درویشان قادیان و مبلغین کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ موصوفہ کی کامل صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ جلد کامل شفا عطا فرمائے آمین۔ خاکسار عبدالمنعم

مجلس انصار اللہ کے پانچویں سالانہ اجتماع موقعہ پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان!

نئے سال میں تحریک جدید کے لئے اپنے چندوں کو بڑھاؤ اور خدا کی رحمت کو کھینچو

جتنا تم چندہ دو گے اس سے ہزاروں گنے تمہیں ملے گا اور دنیا کی ساری دولت کھینچ کر تمہارے قدموں میں ڈال دی جائے گی

ربوہ ۲ر نومبر کل مورخہ یکم نومبر ۱۹۵۹ء کو مجلس انصار اللہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کے نام اپنے ایک خصوصی پیغام میں تحریک جدید دفتر اول کے ۲۶ ویں اور دفتر دوم کے سولہویں سال کے آغاز کا اعلان فرمایا اور احباب جماعت کو ہدایت فرمائی کہ وہ نئے سال میں تحریک جدید کے لئے اپنے وعدے بڑھا کر لکھوائیں اور اس طرح خدا کی رحمت کو کھینچیں تاکہ خدا ان کی قربانیوں کو قبول کرتے ہوئے ایسے حالات پیدا کر دے کہ چپے چپے پر مبلغ بھیجے جاسکیں۔ اور ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے اور دنیا کی ساری حکومتیں اسلام میں داخل ہو جائیں۔ حضور نے فرمایا جتنا تم چندہ دو گے۔ اس سے ہزاروں گنے زیادہ تمہیں ملے گا۔ اور دنیا کی ساری دولت کھینچ کر تمہارے قدموں میں ڈال دی جائے گی حضور کا پر روح پرور اور بصیرت افروز پیغام کل انصار اللہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے پانچویں اور آخری اجلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے پڑھ کر سنایا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هو النّاصر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اب تحریک جدید کے نئے سال کا وقت آگیا ہے ہماری جماعت کا چندہ پہلے سے ہزاروں گنا بڑھ جانا چاہیئے اور اگر آپ ہمت کریں اور تبلیغ کریں تو یقیناً بڑھ جائے گا۔ اگر پہلے ایک لاکھ ہوتا تھا تو اب ایک کروڑ ہونا چاہیئے۔ پس میں تحریک کرتا ہوں کہ آپ آئندہ سال تحریک کے لئے اپنے وعدے لکھوائیں اور اپنے شہروں میں جاکر تمام احمدیوں سے لکھوائیں تاکہ تحریک جدید کا چندہ نہ صرف کروڑ بلکہ کروڑوں ہو جائے خدا تعالیٰ آپ کے مالوں میں برکت دیگا اور جماعت کو بھی بڑھائے گا کیونکہ روپیہ بھی خدا تعالیٰ کے پاس ہے اور طاقتیں بھی خدا تعالیٰ کے پاس ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ یعنی وہ انسان کے خیال سے بھی زیادہ قریب ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ خیال انسان کے کتنا قریب ہے مگر خدا تعالیٰ اس سے بھی زیادہ قریب ہے پس خدا تعالیٰ سے دعائیں بھی کیجئے کہ خدا ساری دنیا کے دلوں کو احمدیت کی طرف پھیر دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "پھیر دے میری طرف اے سارباں جگ کی مہار"۔ عیسائیت کو ۱۹۵۹ سال ہو گئے ہیں مسیح محمدی کا زمانہ اس سے بڑا ہوگا آپ کی جماعت میں انشاء اللہ کئی گنا زیادہ آدمی ہوگا اور اللہ تعالیٰ آپ کو اس وقت تک زندگی دیگا جب تک احمدیت دنیا کے چپہ چپہ پھیل چکی ہوگی اور دنیا کے تمام اموال احمدیت پر قربان ہو رہے ہوں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ دعا ہزاروں گنا زیادہ شان و شوکت سے پوری ہوگی کہ پھیر دے میری طرف اے سارباں جگ کی مہار پس اپنے چندوں کو بڑھاؤ اور خدا کی رحمت کو کھینچو کیونکہ جتنا تم چندہ دو گے اس سے ہزاروں گنا زیادہ تمہیں ملے گا۔ اور دنیا کی ساری دولت کھینچکر تمہارے قدموں میں ڈال دی جائے گی جس کے متعلق تمہارا فرض ہوگا کہ سلسلہ احمدیہ کے لئے خرچ کرو تاکہ دنیا کے چپہ چپہ پر مبلغ بھیجے جاسکیں۔ اور ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے اور دنیا کی ساری حکومتیں اسلام میں داخل ہو جائیں۔ آپ کو یہ بات بڑی معلوم ہوتی ہوگی مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑی نہیں۔

پس میں اس اعلان کے ذریعہ تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز کرتا ہوں۔

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۱/۱۱/۵۹

مجالس اطفال الاحمدیہ اور ان کے نگرانوں کیلئے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام

بچوں کی تربیت کے لئے پانچ اہم اور بنیادی باتیں

(یہ قیمتی پیغام جو مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی درخواست پر حضرت میاں صاحب مدظلہ نے مرحمت فرمایا تھا مورخہ ۲۵ر اکتوبر کو اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں پڑھ کر سنایا گیا۔ (ادارہ)

اطفال کی تربیت کا کام بڑا نازک اور بڑا اہم ہے۔ کیونکہ اطفال کا وجود قومی زندگی میں بیج کا حکم رکھتا ہے اور ہر زمیندار سب سے پہلے بیج کی فکر کیا کرتا ہے۔ کیونکہ بیج کے اچھا ہونے پر فصل کی کامیابی کا بڑی حد تک دارومدار ہے۔

پس اطفال کے نگرانوں کے لئے بلکہ خود اطفال کے لئے میرا پیغام یہی ہے کہ اگر جماعت کی آئندہ ترقی کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنا چاہتے ہو تو بچپن سے ہی بلکہ ولادت سے ہی بچوں کی اچھی تربیت کا انتظام ہونا چاہیئے۔ اسلام نے فوراً پیدا ہونے والے بچے کے کانوں میں اذان کے الفاظ ڈالنے کا حکم دے کر اسی حقیقت کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ایک بچے کی ولادت کے ساتھ ہی اس کی تربیت کا کام شروع ہو جانا چاہیئے۔ بلکہ قرآن مجید نے خصوصیت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو ایک سرسبز کونپل کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ جو اچھے بیج میں سے نکل کر کسان کے دل کو لبھاتی اور دشمنوں کے دلوں میں غصہ اور مرعوبیت کے جذبات پیدا کرتی ہے۔

پس اے ہمارے عزیز بچو! اور اے نوجوانو جن کے ہاتھوں میں ان کی تربیت کی باگ ڈور دی گئی ہے اپنی ذمہ داری کو سمجھو اور اس عمر کی قدر و قیمت کو پہچانو۔ کیونکہ آگے چل کر آج کے بچوں کے سر پر ہی جماعتی کاموں کا بوجھ پڑنے والا ہے۔ لہٰذا اپنے آپ کو ابھی سے اسلام اور احمدیت کے مضبوط سپاہیوں والی تربیت دو۔ جن کے کندھے اتنے فراخ اور مضبوط ہوں کہ ہر بوجھ کو اٹھانے کی طاقت رکھیں اور یاد رکھو کہ بچوں کی تربیت میں پانچ باتیں خاص طور پر بڑی اہم اور بڑی دوررس ہیں یعنی:-

(۱) صداقت اور سچ بولنے کی عادت

(۲) دیانتداری اور ہر قسم کے دھوکا اور فریب سے اجتناب۔

(۳) محنت اور جانفشانی اور عرق ریزی۔

(۴) جماعت کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی کا جذبہ

(۵) نمازوں کی پابندی اور دعاؤں کی عادت۔

اگر ہماری جماعت کے بچے اپنے اندر یہ پانچ بنیادی صفات پیدا کرلیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کا مستقبل بلکہ جماعت کا مستقبل محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ

۱۸/۹/۵۹

خطبہ جمعہ

دین کو سیکھنے کی کوشش کرو اور اپنے تمام اعمال کو زیادہ سے زیادہ مکمل بناؤ تا کہ تم احمدیت سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھا سکو

جماعتوں کو چاہیئے کہ سلسلہ کے مقرر کردہ مربیوں اور معلموں سے پوری طرح فائدہ اٹھائیں تا کہ ان کا فکر ان کا خیال اور ان کا عمل ہمیشہ درست رہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۷ر جون ۱۹۲۹ء سنہ ھ بمقام ناصر آباد (سندھ)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

دنیا میں مختلف کام

مختلف حیثیتیں

رکھتے ہیں۔ جس طرح ظاہری اجسام کی مختلف شکلیں ہوتی ہیں۔ اسی طرح اعمال کی بھی مختلف شکلیں ہوتی ہیں۔ دنیا میں جتنی چیزیں پائی جاتی ہیں۔ اُن میں سے کوئی دائرہ کی شکل کی ہوتی ہے۔ کوئی چوکور ہوتی ہے کوئی مستطیل ہوتی ہے۔ کوئی مثلث ہوتی ہے کوئی مخمس ہوتی ہے کوئی مسدس ہوتی ہے کوئی مثمن ہوتی ہے۔ اور پھر آگے ان کی بھی قسمیں چلتی چلی جاتی ہیں۔ اسی طرح

انسانی خیالات و افکار اور اعمال

بھی مختلف شکلوں کے ہوتے ہیں۔ جب تک ہم کسی مخصوص شکل کے مطابق اپنے بعض مخصوص کاموں کو نہ ڈھالیں۔ اس وقت تک ہم اس قسم کے کاموں کو سر انجام نہیں دے سکتے۔ مثلاً کوئی کام ایسا ہوتا ہے جو ہزاروں شاخیں رکھتا ہے۔ کوئی کام ایسا ہوتا ہے۔ جو بیسیوں شاخیں رکھتا ہے۔ اور کوئی کام ایسا ہوتا ہے۔ جو دو دو تین تین شاخیں رکھتا ہے۔ اب اگر ہم ہزاروں شاخوں والے کام کا ایک ایک دو دو شاخوں والے کام پر قیاس کریں۔ تو ہم یقیناً اس کام کو سر انجام دینے سے قاصر رہیں گے یا اگر ہم

کسی شخص کی تصویر

بنانا چاہیں۔ مگر ہم نے اس کے خد و خال کو پوری طرح نہ دیکھا ہو تو کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم اس کی صحیح تصویر بنا لیں گے۔ ہم کسی چیز کی تصویر اس وقت تک نہیں کھینچ سکتے۔ جب تک کہ ہم وہ چیز دیکھی ہوئی نہ ہو یا اس کے متعلق پوری طرح تحقیق نہ کی ہوئی ہو۔ صرف بعض اجزاء کا علم ہونے کی وجہ سے اسکی مکمل تصویر نہیں کھینچی جا سکتی۔ مثلاً انسان کے کان کے متعلق ہم نے سنا ہوا ہو اور ہم اس کی تصویر کھینچ لیں۔ تو اُسے کوئی انسان نہیں کہے گا۔ یا خالی پاؤں کی ہم تصویر کھینچ لیں یا صرف آنکھ کی تصویر کھینچ لیں تو وہ

انسان کا قائمقام نہیں بن سکتی

اسی طرح اگر کوئی خیال یا عمل ایسا ہے۔ جو ہزاروں شاخیں رکھتا ہے۔ تو اس کے ایک حصہ کو اگر ہم لے لیتے ہیں اور یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے وہ خیال ذہن نشین کر لیا ہے یا وہ کام ہم نے مکمل کر لیا ہے تو ہم غلطی پر ہوں گے۔ میں نے دیکھا ہے بعض دفعہ ایک سنجیدہ مزاج اور مخلص آدمی بھی محض اس لئے ٹھوکر کھا جاتا ہے کہ وہ اپنے ذہن میں اس کام کا صحیح اور مکمل نقشہ نہیں بٹھاتا۔ وہ اس لئے ٹھوکر نہیں کھاتا کہ وہ

قربانی اور جدوجہد

کے لئے تیار نہیں تھا۔ یا وہ اس کام کے لئے قربانی اور مالی جدوجہد نہیں کرتا تھا۔ وہ قربانی بھی کرتا تھا۔ لیکن اس نے اس کام کا نقشہ غلط کھینچا۔ اور اسے ناممکن چیز سمجھ کر بیٹھ گیا۔ اس وجہ سے وہ ان فوائد کو حاصل نہ کر سکا۔ جو وہ حاصل کر سکتا تھا۔ مثلاً اگر کوئی شخص مکان کا یہ نقشہ کھینچ لے کہ

اس کی دو دیواریں ہوتی ہیں

اور چھت ہوتی ہے۔ تو جو شخص دو دیواروں والا مکان بنائے گا وہ چوروں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ چور آئیں گے اور اس کا مال اٹھا کر لے جائیں گے۔ وہ بارش سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ بارش آئے گی اور وہ بھیگ جائے گا۔ اور اس کے گھر کا سامان بھی خراب ہو جائے گا۔ اسی طرح وہ ہوا کے جھونکوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ ہوا سے جو نقصان ہوتا ہے۔ مثلاً لوہے کی اشیاء وغیرہ کو زنگ لگ جانا۔ اس سے وہ بچ نہیں سکتا۔ اب اسے یہ تکلیف اس لئے نہیں ہوگی کہ اس نے مکان بنانے کے لئے کوشش نہیں کی۔ اور جدوجہد سے کام نہیں لیا۔ اس نے عمل بھی کیا۔ اور قربانی بھی کی۔ لیکن وہ اس سے فائدہ نہ اٹھا سکا کیونکہ اسے پتہ نہیں تھا کہ مکان ہوتا کیا ہے۔ اگر اسے پتہ ہوتا۔ تو جہاں اس نے دو بڑی دیواریں بنائی تھیں کیا وہ دو اور دیواریں نہیں بنا سکتا تھا۔ یا کیا وہ دروازہ میں سوراخ نکال کر زنجیر نہیں لگوا سکتا تھا۔ اس نے دس میں سے آٹھ روپے خرچ کئے۔ تو باقی دو روپوں کے خرچ کرنے میں اسے کیا تکلیف تھی۔ اس نے یہ نقصان اسی لئے اٹھایا۔ کہ اسے پتہ نہیں تھا۔ کہ

مکان ہوتا کیا ہے

اور یہ کہ اس کے لئے چار دیواروں کا ہونا ضروری ہے۔ غرض کسی کام کو سر انجام دینے سے قبل ضروری ہوتا ہے کہ اس کا مکمل نقشہ ذہن میں بٹھا لیا جائے۔ اُسے اس کی مخصوص شکل میں ڈھال لیا جائے۔ ورنہ ہم اس کام کو مکمل نہیں کر سکیں گے۔ اور اس طرح اس کے فوائد سے محروم رہ جائیں گے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے

صحابہؓ نے جو حیرت انگیز ترقی کی

اس کی وجہ یہی تھی۔ کہ وہ ہر کام کو شروع کرنے سے پہلے اس کا مکمل نقشہ ذہن میں بٹھا لیا کرتے تھے۔ اور ہر کام کو مکمل کرنے کے لئے اُن کے اندر ایک جوش پایا جاتا تھا۔ یوں تو دنیا کی ساری قومیں ہی قربانیاں کرتی ہیں۔ یہودیوں نے بھی قربانیاں کیں عیسائیوں نے بھی قربانیاں کیں۔ لیکن ان میں اور صحابہؓ کی قربانیوں میں ایک فرق نظر آتا ہے۔ صحابہ میں یہ جذبہ پایا جاتا تھا کہ وہ ہر چیز کی مکمل تصویر کھینچ لیں۔ صحابہؓ کے اس جذبہ کا اس بات سے پتہ لگتا ہے کہ ایک دفعہ صحابہؓ نے دیکھا۔ کہ ابوہریرہؓ چھت پر بیٹھے ہوئے وضو کر رہے ہیں۔ اور بجائے اس کے کہنیوں تک ہاتھ دھوئیں کندھوں تک ہاتھ دھو رہے ہیں۔

صحابہؓ نے دریافت کیا

کہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا۔ میں چھت پر بیٹھ کر اس لئے وضو کر رہا تھا۔ تا تم نہ دیکھو۔ اور مجھے ایسا کرتے دیکھ کر ہنس نہ پڑو۔ صحابہؓ نے دریافت کیا کہ آخر آپ ایسا کیوں کر رہے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ جتنے اعضاء پر وضو کا پانی پھرتا ہے وہ قیامت کے دن نورانی ہو جائیں گے۔ اور میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی سنا تھا کہ کہنیوں کے اوپر کا حصہ اچھی طرح دھویا کرو۔ میرا خیال تھا کہ میں آپ سے اس کے متعلق سوال کروں کہ کہنیوں کے اوپر کے حصہ کو صاف کرنے سے کیا مراد ہے؟ لیکن میں آپ کی زندگی میں آپ سے اس کے متعلق پوچھ نہ سکا۔ اب مجھے خیال گذرا کہ شاید اس سے یہ مراد ہو۔ کہ وضو میں ہاتھ دھوتے وقت کندھوں تک ہاتھ دھویا کرو۔ بہرحال میں نے قیاس کیا کہ اگر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

کی اس سے یہی مراد تھی تو ہاتھوں کا یہ حصہ نور سے محروم رہ جائے گا اس لئے میں نے اس دفعہ وضو میں کہنیوں کے اوپر کے حصہ کو بھی شامل کر لیا۔ اب دیکھو صحابہؓ میں کس طرح تکمیل کا جذبہ پایا جاتا تھا۔ انہیں کس طرح ہر کام کو مکمل کرنے کے باوجود بعض دفعہ شبہ ہو جاتا تھا کہ ہم نے کام کو مکمل طور پر نہیں کیا۔ ہمارے ہاں تو ہر کام میں لاپرواہی سی پائی جاتی ہے۔ یوں سہی یا دوں سہی۔ دونوں برابر ہیں۔ تشہد میں ایک نقص رہ گیا ہے تو کوئی حرج نہیں سجدہ یا رکوع میں فرق آگیا تو کیا ہوا۔ لیکن صحابہؓ ایسا نہیں کرتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ کسی

کام میں اگر برکت ہے

تو پھر اس کی مخصوص شکل کو اختیار کرنا چاہیئے اور انہیں اس بات کا اس حد تک تعہد تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک دفعہ حضرت عمرؓ کہیں سے گذر رہے تھے کہ آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو قرآن پڑھتے سنا۔ انہوں نے ایک لفظ اس طرح نہ پڑھا جس طرح حضرت عمرؓ جانتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے ان کو ڈانٹا اور کہا کہ آپ غلط پڑھ رہے ہیں۔ یہ دراصل یوں پڑھنا چاہیئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا۔ میں ٹھیک پڑھ رہا ہوں۔ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح ہی سنا ہے۔ حضرت عمرؓ کہنے لگے مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یوں سکھایا ہے۔ اور آپ کہتے ہیں مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح سکھایا ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ آخر جھگڑا بڑھا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

کمزور تھے اور حضرت عمرؓ مضبوط تھے حضرت عمرؓ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے گلے میں پٹکا ڈال لیا۔ اور انہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ اور کہا یا رسول اللہ

یہ قرآن کریم کو بگاڑ کر پڑھتے ہیں۔ آپ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے فرمایا۔ تم کس طرح پڑھتے ہو۔ انہوں نے وہ آیت دوبارہ پڑھ کر سنائی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے۔ حضرت عمر رضؓ کہنے لگے۔ یا رسول اللہ یہ کس طرح ٹھیک ہو سکتا ہے۔ مجھے آپ نے اس طرح سکھایا تھا۔ کیا اس آیت کو اس طرح پڑھنا بھی ٹھیک ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے۔ پھر آپ نے فرمایا قرآن کریم کئی قرأتوں پر نازل ہوا ہے۔ یعنی

قرآن کریم کے الفاظ

کو مختلف قبیلوں کے لہجہ کے مطابق مختلف طریق پر ادا کرنا جائز ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ چونکہ اور قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے لہجہ کے مطابق قرآن کریم سکھایا۔ لیکن دونوں کا مطلب ایک ہی تھا۔ ہمارے ملک میں بھی یہ چیز پائی جاتی ہے۔ گجرات کے علاقہ کی طرف "پاؤ جاؤ وہاں کہیں گے" کہہ دینا اسے" لیکن اس کے ساتھ ہی دوسرے علاقہ میں اسی مفہوم کو "کتھے جانا ہے" سے ادا کرتے ہیں۔ الفاظ مختلف ہیں لیکن دونوں کا مطلب ایک ہے۔ یہی فرق عربوں میں بھی پایا جاتا تھا۔ اسی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب صحابہؓ کو قرآن کریم سکھایا کرتے۔ تو آپ ان کی زبان کا بھی لحاظ رکھا کرتے تھے۔ یہ

زبان کا اختلاف

دنیا کے ہر ملک میں پایا جاتا ہے۔ دلی میں چلے جاؤ۔ تو وہ خالص کو ہمیشہ نخالص کہیں گے۔ مثلاً اگر یہ کہنا ہو کہ مجھے خالص گھی چاہیئے تو وہ کہیں گے مجھے نخالص گھی چاہیئے۔ اچھے اچھے خاندانوں کے لوگ بھی جن میں تعلیم کم ہے نخالص کا لفظ خالص کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ کھانا تو بڑا اچھا ہے اس میں

نخالص گھی

پڑا ہوا ہے۔ ایک اور شخص جو زبان کے اس فرق کو نہیں جانتا وہ گھبرا جاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ اگر اس میں نخالص گھی پڑا ہوا ہے۔ تب تو میں بالکل نہیں کھاؤں گا۔ اس قسم کے زبانوں کے اختلاف بعض دفعہ تو صرف معمولی حد تک رہتے ہیں۔ مگر بعض دفعہ

بڑے بڑے اختلاف

پیدا ہو جاتے ہیں۔ میں جب حج کے لئے گیا تو ایک یمنی نوکر بھی جدہ سے ہمارے قافلہ کے ساتھ چل پڑا۔ رستہ میں میں اس سے عربی زبان میں گفتگو کرتا رہا۔ میں نے دیکھا کہ میری باتوں کو وہ خوب سمجھتا تھا۔ مگر بعض دفعہ وہ حیرت سے مجھے دیکھنے لگتا اور میری بات کو نہ سمجھ سکتا۔ اس پر میں نے کسی سے دریافت کیا کہ یہ کیا بات ہے۔ اور نہ باوجود عربی جاننے کے یہ بعض دفعہ میری بات کو کیوں نہیں سمجھ سکتا۔ اس نے بتایا کہ یمنی لوگوں کی زبان کا مکہ والوں کی زبان سے بڑا اختلاف ہے۔ اور اس اختلاف کی وجہ سے بعض دفعہ عجیب واقعات بھی رونما ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس نے سنایا کہ

تغییر کے معنے

عربی زبان میں بدل دینے کے ہیں۔ لیکن یمنی زبان میں اس کے معنے توڑ دینے کے ہیں۔ ہمارے ہاں جب یہ کہیں کہ غیّر تو اس کے معنے ہوں گے بدل دے۔ لیکن یمنی زبان میں اس کے معنے یہ ہوں گے کہ توڑ دے۔ پھر اس نے لطیفہ سنایا کہ ایک دفعہ ایک یمنی نوکر مکہ کی ایک امیر عورت کے ہاں ملازم ہو گیا۔ وہاں بھی حقہ پینے کا رواج ہے۔ مگر ہمارے ہاں تو نہایت معمولی اور ادنےٰ قسم کے حقے ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے ملک میں حقہ استعمال کرنے والے عام طور پر غرباء ہوتے ہیں لیکن وہ چونکہ امیر ہیں۔ اس لئے وہ نہایت اعلےٰ درجہ کے حقے استعمال کرتے ہیں۔ اور وہ برتن جس میں پانی ڈالا جاتا ہے وہ بھی یورپ سے منگواتے ہیں۔ جو شیشے کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ اور نوکر سارا دن حقہ کی صفائی کرتے رہتے ہیں۔ لکھنؤ کے نواب بھی بڑے اعلیٰ درجہ کے حقے استعمال کیا کرتے تھے اور بعض دفعہ پانی کی بجائے

گلاب کا عرق

اس میں ڈالا کرتے تھے۔ مگر چونکہ دو دن گذرنے کی وجہ سے پانی کچھ عرصہ کے بعد خراب ہو جاتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہوتی ہے کہ اسے بدل دیا جائے۔ اس عورت کو بھی ایک دن پانی بدلنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو اس نے اپنے نوکر کو آواز دی۔ اور اسے کہا غیّر شیشة یعنی حقہ کے نیچے جو پانی کا برتن ہے اس کا پانی بدل دو۔ مگر اس یمنی نوکر کی زبان میں اس فقرہ کے یہ معنے تھے کہ اس شیشے کے برتن کو توڑ دو۔ جب اس عورت نے یہ بات کہی۔ تو وہ حیران ہو کر اس سے کہنے لگا کہ

سَتِّیْ هٰذَا طَیِّبٌ

یعنی اے میری آقا یہ تو بڑا اچھا ہے۔ اس پر پھر اس نے کہا کہ قلت لک غیر الشیشة۔ یعنی میں جو تجھے کہتی ہوں کہ اس کا پانی بدل دے۔ تو تو کیوں انکار کرتا ہے۔ اس نے پھر کہا کہ سَتِّیْ هٰذَا طَیِّبٌ بیگم صاحبہ یہ تو بڑا اچھا ہے۔ اسے غصہ آیا۔ کہ یہ عجیب قسم کا نوکر ہے میں اسے کہتی ہوں پانی بدل دے اور یہ کہتا ہے پانی بڑا اچھا ہے۔ چنانچہ وہ ناراض ہوئی اور اس نے سختی سے کہا کہ میں جو تجھے کہتی ہوں کہ اس کو بدل دے۔ تو تو کیوں نہیں بدلتا۔ اس پر اس نے برتن اٹھایا۔ اور زور سے زمین پر دے مارا۔ اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ عورت نے جب دیکھا کہ اس نے برتن توڑ دیا ہے۔ تو وہ اسے گالیاں دینے لگ گئی۔ کہ کمبخت تو نے میرا پانچ سو روپیہ کا برتن توڑ دیا ہے۔ تجھے کس نے کہا تھا کہ تو اس برتن کو توڑ دے۔ وہ نوکر کہنے لگا کہ میں بھی تو یہی کہتا تھا کہ یہ برتن بڑا اچھا ہے مگر تم کہتی تھیں کہ اسے توڑ ڈالو۔ اب میں نے برتن توڑا ہے تو تم نے شور مچانا شروع کر دیا ہے کہ میں نے برتن کیوں توڑا ہے۔

وہ حیران ہوئی

کہ یہ کیا بات ہے۔ اور میں نے کب اسے برتن توڑنے کا حکم دیا تھا۔ آخر کسی شخص نے جو یمنی زبان جانتا تھا اسے بتایا کہ غیر الشیشة کے معنے یمنی زبان میں یہی ہیں کہ شیشہ کا برتن توڑ دو۔ پس اس نے جو کچھ کیا ہے اپنی سمجھ کے مطابق کیا ہے۔ اس میں غصہ اور ناراضگی کی کوئی بات نہیں۔

غرض زبانوں کے اختلاف کی وجہ سے بڑے بڑے فرق پیدا ہو جاتے ہیں۔ اوائل میں جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضؓ کو قرآن کریم سکھایا تو چونکہ مختلف

قبائل کے لہجوں میں اختلاف

تھا۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی کہ ایسے الفاظ جن کا ادا کرنا ان کے لئے مشکل ہو انہیں وہ اپنے لہجے کے مطابق پڑھ لیا کریں۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک یہی سلسلہ جاری رہا۔ لیکن جب اسلامی حکومت قائم ہو گئی اور مکہ کی زبان ہر جگہ رائج ہو گئی۔ اور ہر قبیلہ کے لوگ ان سے متعارف ہو گئے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم دے دیا کہ اب صرف مکی لہجہ میں قرآن کریم لکھا اور پڑھا جائے باقی زبانیں ترک کر دی جائیں۔ تاکہ آئندہ کوئی اختلاف پیدا نہ ہو۔ اب دیکھو یہ بظاہر ایک چھوٹی سی بات تھی مگر اس کے لئے حضرت عثمانؓ نے کوشش کی۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود جیسے عظیم الشان صحابی کے گلے میں پٹکا ڈال دیا اور وہ انہیں کھینچ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ ہمارے ہاں کوئی ایسی بات ہو تو کہہ دیا جاتا ہے۔ چلو یوں کہہ لیا یا دوں کہہ دیا اس میں کیا حرج ہے۔ غرض حقیقت کو سمجھ کر اگر عمل کیا جائے تو انسان بہت سی غلطیوں سے بچ جاتا ہے۔ اور اگر ایسا نہ کیا جائے تو اس کے نتیجہ میں ایسی ہی حالت ہو جاتی ہے۔ جیسے کوئی مکان بنائے تو اس کی دو دیواریں ہوں اس سے اس کا سامان محفوظ نہیں رہ سکتا۔ ہوائیں اس کے سامان کو اڑا کر لے جائیں گی۔ بھیڑیے اس کے مال کو ضائع کر دیں گے۔ بارش کی نمی اس کا ستیاناس کر دے گی۔ چور اس کا مال اٹھا کر لے جائیں گے۔ اسی طرح جو فکر اور علم ٹھیک طور پر استعمال نہ ہو اس کا نتیجہ بھی اچھا نہیں نکل سکتا۔ پس مومن جب کسی چیز کو اہم قرار دے تو

اس کا فرض ہوتا ہے

کہ وہ اس کی اہمیت کو پوری طرح سمجھے۔ تم شریعت کو سمجھو اور اس پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کرو۔ اگر اس میں کوئی نقص رہ جائے گا تو تمہارے ثواب میں یقیناً کمی آ جائے گی۔ صحابہ اس بارہ میں نہایت احتیاط سے کام لیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک جنازہ آیا۔ جب نماز جنازہ ختم ہو گئی۔ اور لوگ واپس لوٹنے لگے تو ایک صحابیؓ نے کہا میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص نماز جنازہ میں شامل ہوتا ہے اسے ایک قیراط کے برابر ثواب ملتا ہے اور اگر وہ جنازہ کے ساتھ قبر تک جاتا ہے اور میت کے دفن ہونے تک وہاں انتظار کرتا ہے اور دعا کر کے واپس آتا ہے تو اسے دو قیراط کے برابر ثواب ملتا ہے۔ پھر آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ قیراط سے رتی مراد نہیں بلکہ

یہ قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے

دوسرے صحابیؓ جو پاس کھڑے تھے وہ خفا ہو کر بولے کہ تم نے ہم پر بہت ظلم کیا اگر تم نے یہ بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی تھی تو تمہارا فرض تھا کہ ہمیں بھی بتاتے۔ معلوم نہیں ہم نے اب تک کتنے اُحد ثواب کے ضائع کر دیئے ہیں تو دیکھو صحابہؓ کس طرح چھوٹی سے چھوٹی بات کو یاد رکھتے اور اس کی تعمیل کرتے تھے۔ ان کی سب بڑائی اسی پر تھی۔ حدیثوں میں آتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ مسجد میں لیکچر فرما رہے تھے کہ مسجد میں آدمی زیادہ ہو گئے اور جو لوگ کناروں پر تھے انہیں چونکہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق

ڈاکٹری رپورٹوں کا خلاصہ

قادیان ۱۰ر نومبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق ہفتہ زیر اشاعت اخبار الفضل میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے جو ڈاکٹری رپورٹیں شائع ہوئی ہیں انکا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

ربوہ ۲ر نومبر (بوقت سوا دس بجے صبح) کل اور پرسوں حضور کی طبیعت عام طور پر نسبتاً اچھی رہی اور حضور انصار اللہ کے اجتماع میں بھی تشریف لے گئے مگر دونوں دن شام کے وقت ضعف کی شکایت ہو جاتی رہی اس وقت اعصابی بے چینی کی تکلیف ہے۔

ربوہ ۴ر نومبر (بوقت پونے دس بجے صبح) کل اور پرسوں حضور کو اعصابی بے چینی اور ضعف کی شکایت رہی رات نیند اچھی آگئی اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

ربوہ ۵ر نومبر (بوقت پونے دس بجے صبح) کل حضور کی طبیعت پرسوں کی نسبت بہتر رہی رات نیند اچھی آگئی اس وقت بھی عام طبیعت بہتر ہے الحمد للہ علیٰ ذالک

ربوہ ۶ر نومبر (بوقت دس بجے صبح) کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی [illegible] ضعف کی شکایت ہوگئی رات نیند اچھی آگئی اس وقت عام طبیعت بہتر ہے۔ الحمد للہ (الفضل ۷/۱۱/۵۹)

ربوہ ۷ر نومبر (بوقت دس بجے صبح) کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام طور پر بہتر رہی رات نیند اچھی آگئی اس وقت ضعف کی تکلیف ہے (الفضل ۸/۱۱/۵۹) — احباب جماعت التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں تا قادر مطلق خدا اپنے فضل سے حضور کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز

اچھی طرح نہیں پہنچتی تھی۔ اس لئے وہ کھڑے ہو گئے تاکہ آپ کی آواز سن سکیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعد میں آنے والے بالکل محروم ہو گئے۔ نہ وہ آواز سن سکتے تھے اور نہ آپ کی شکل دیکھ سکتے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب یہ دیکھا کہ کھڑے ہونے والوں نے بعد میں آنے والوں کو بالکل محروم کر دیا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ آپؐ نے جب کہا بیٹھ جاؤ تو

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

جو اس وقت مسجد کی طرف آ رہے تھے۔ وہیں گلی میں ہی بیٹھ گئے۔ اور چونکہ انہوں نے مسجد میں لیکچر سننے کے لئے ضرور پہنچنا تھا۔ اس لئے انہوں نے بچوں کی طرح گھسٹ گھسٹ کر مسجد کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ جب دوسرے لوگوں نے انہیں گھسٹتے ہوئے دیکھا تو انہیں تعجب ہوا۔ چنانچہ کسی شخص نے ان سے کہا آپ یہ کیا حرکت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا میں گلی میں آ رہا تھا کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز آئی بیٹھ جاؤ۔ اس لئے میں بیٹھ گیا اور چونکہ میں مسجد میں پہنچ کر آپؐ کا لیکچر سننا چاہتا ہوں اس لئے میں نے گھسٹ کر چلنا شروع کر دیا ہے اس شخص نے کہا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد تو ان لوگوں سے تھی جو مسجد میں موجود تھے۔ آپ سے تو نہیں تھی۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں ایسا ہی ہوگا۔ لیکن اگر میں مسجد میں نہ پہنچ سکوں اور رستہ میں ہی مر جاؤں تو یہ حسرت باقی رہ جائے گی کہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک حکم نہیں مانا

یہی جذبہ تھا

جس کی وجہ سے صحابہؓ نے اپنے اذکار اور اعمال کو مکمل کر لیا۔ اور بہت زیادہ ثواب حاصل کیا۔

ہماری جماعت کو بھی چاہیئے کہ وہ دین سیکھنے کی کوشش کرے اور چھوٹی چھوٹی باتوں کے پیچھے نہ پڑی رہے۔ بعض دفعہ ایک آدمی لغو بحث شروع کر دیتا ہے۔ اور بسا اوقات بڑی بڑی باتوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ آمین اونچی کہنا یا نیچی کہنا۔ رفع یدین کرنا یا نہ کرنا۔ ہاتھ سینہ پر باندھنا یا سینہ سے نیچے باندھنا۔

یہ سب چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں ان پر زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں ان سب طریقوں پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا ہے۔ صحابہؓ میں سے کسی کی طبیعت ایک طرف مائل ہوگی اور کسی کی طبیعت دوسری طرف مائل ہوگی۔ مگر مسلمان ان چھوٹی چھوٹی باتوں کے پیچھے پڑے رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اہم باتوں کی طرف ان کی توجہ نہ رہی۔ غرض لغو بحث کے نتیجہ میں انسان چھوٹی چھوٹی باتوں کے پیچھے پڑا رہتا ہے۔ اور بڑی باتوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور کبھی بڑی بڑی باتوں پر بیٹھے رہتا ہے اور چھوٹی چھوٹی باتوں کو چھوڑ دیتا ہے۔

ہماری جماعت کے دوستوں کو چاہیئے

کہ وہ نہ بڑی باتوں کو چھوڑیں۔ اور نہ چھوٹی باتوں کو چھوڑیں اور زیادہ سے زیادہ دین سیکھنے کی کوشش کریں۔ اس وقت حالت یہ ہے کہ ہمارے مربی اور معلم جماعتوں میں جاتے ہیں۔ لیکن جماعت کے لوگ ان سے دینی مسائل سیکھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ یہ اسی زمانہ میں حالت تھی کہ امام بخاری رحؒ نے سترہ سفر آدھی دنیا کے صرف ان حدیثوں کے لئے کئے جن کو پہلے سن چکے تھے۔ صرف اس لئے کہ اگر کسی واسطہ کو اڑایا جا سکے تو اسے اڑا دیا جائے۔ مثلاً کچھ واسطوں سے امام بخاریؒ کو پتہ لگا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فلاں بات یوں فرمائی ہے۔ اس پر وہ چھٹے آدمی کے پاس جاتے اور پوچھتے ہیں کہ تم نے یہ بات کس سے سنی ہے۔ پھر آپ پوچھتے ہیں کہ وہ شخص زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ اگر وہ کہتا کہ جس سے میں نے یہ بات سنی ہے وہ مر گیا ہے تو بات ختم ہو جاتی۔ اگر کہتا کہ وہ زندہ ہے اور فلاں مقام پر رہتا ہے تو آپ وہاں سے چل پڑتے۔ اور اس شخص سے جا کر پوچھتے کہ کیا تم نے یہ بات بیان کی ہے۔ اگر وہ کہتا کہ ہاں میں نے یہ بات بیان کی ہے تو وہ باقی تمام واسطوں کو چھوڑ دیتے اس طرح

آپ نے سترہ سفر کئے

اس لئے نہیں کہ آپ کو اس بات کا علم نہیں تھا۔ بلکہ اس لئے کہ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے اور قریب ہو جائیں۔ اس جدوجہد کا نتیجہ یہ تھا کہ گو وہ دو سو سال کے بعد پیدا ہوئے لیکن جو روایات انہوں نے لکھی ہیں وہ ان لوگوں کی روایات سے زیادہ صحیح ہیں۔ جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے سو سال بعد روایات لکھیں۔ کیونکہ انہوں نے ان روایات کو تلاش کیا جن میں واسطے کم تھے اگر پہلے محدث نے ایک روایت کو چھ واسطوں سے بیان کیا تھا تو آپ نے اسے پانچ واسطوں کے ساتھ بیان کر دیا۔ غرض صحابہؓ اس طرح اپنے علم کی تکمیل کیا کرتے تھے۔ اب کجا تو یہ حالت ہے کہ وہ لوگ دور دور جا کر تحصیل علم کیا کرتے تھے اور کجا یہ حالت ہے کہ ہم معلم بھیجتے ہیں لیکن لوگ ان سے علم دین نہیں سیکھتے

ہر مربی اور معلم کا یہ کام ہوتا ہے

کہ وہ کلاسیں لگا کر لوگوں کو دین کی موٹی موٹی باتیں سکھائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتیں سنائے۔ صحابہؓ کے پہلے واقعات اور گذشتہ انبیاء کے واقعات سنا سنا کر انہیں جتلائے کہ اب ان کو کس رنگ میں قربانی کرنی چاہیئے۔ انہیں اچھے اخلاق سکھائے۔ یوں تو ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ وہ اعلےٰ درجہ کے اخلاق دکھا سکتا ہے۔ لیکن موقعہ و محل کے لحاظ سے ضروری نہیں کہ وہ اعلےٰ درجہ کے ہی ہوں۔ مثلاً کسی نے کھانا کھا لیا ہو اور پھر وہ دوسرے کا کھانا دیکھے اور اس کے دل میں لالچ پیدا نہ ہو۔ تو یہ کوئی اعلیٰ درجہ کے اخلاق نہیں ہو سکتے۔ ہاں اسے فاقہ ہو۔ اور پھر وہ کھانا پڑا ہوا دیکھے۔ اور اس کے دل میں لالچ پیدا نہ ہو۔ تو یہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ ہوگا۔ پس معلموں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ لوگوں کو دین سکھائیں۔ اور

جماعتوں کا یہ فرض ہے

کہ وہ ان سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ انسان کو خدا تعالیٰ نے ایسی طاقت دی ہے۔ کہ اگر وہ تمام دنیوی کام کرتا رہے۔ تب بھی کچھ نہ کچھ وقت اس کے پاس بچ جاتا ہے جس میں وہ دین سیکھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ محنت سے کام لے۔ لیکن اگر وہ اس طاقت سے فائدہ نہ اٹھائے تو یہ اس کا اپنا قصور ہوتا ہے۔

پس چاہیئے کہ تمہارا ہر فکر تمہارا ہر خیال اور تمہارا ہر عمل درست ہو۔ اور وہ دوسروں سے زیادہ مکمل ہو۔ لیکن

اس کے لئے ضروری ہے

کہ جماعتوں کے پاس جو مربی اور معلم آئیں ان سے وہ زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اور اگر ان سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ نہ ملے تو تم اپنی جماعت میں سے ہی ایک آدمی مقرر کر لو۔ جو تمہیں دین سکھائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اردو میں لکھی ہوئی کتابیں ہر ایک اردو پڑھا لکھا آدمی پڑھ سکتا ہے ان سے

مسائل سیکھنے کی کوشش کرو

اگر کوئی ایسا نہ کرے اور پھر کہے۔ کہ مجھے احمدیت سے کیا ملا ہے۔ تو یہ درست نہیں ہوگا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہوگی جیسے کوئی شخص کونین کھانے کی بجائے جیب میں ڈال لے۔ اور پھر کہے۔ کہ مجھ پر کونین نے اثر نہیں کیا۔ حالانکہ اثر جب ہوتا جب وہ کھاتا۔ جس طرح مردہ اور زندہ برابر نہیں ہو سکتے۔ بہرے اور سننے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ اندھے اور سوجاکھے برابر نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح دین سیکھنے کی کوشش کرنے والا اور نہ کرنے والا دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ پس دین سیکھنے کی کوشش کرو۔ اور اپنے تمام اعمال کو زیادہ سے زیادہ مکمل بناؤ۔ تاکہ تم احمدیت سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھا سکو۔ (الفضل ۴/۱۱/۵۹)

اچاریہ ونوبا بھاوے کی قادیان میں تشریف آوری

جماعت احمدیہ کی طرف سے ایڈریس

قادیان ۷ر نومبر۔ بھودان تحریک کے بانی آچاریہ ونوبا بھاوے اپنے پیدل دورہ کے سلسلہ میں کل یہاں پہنچے۔ جماعت احمدیہ کی دعوت پر گیارہ بجے آپ احمدیہ محلہ میں تشریف لائے۔ مسجد اقصیٰ میں منعقدہ استقبالیہ تقریب کے موقعہ پر آپ کی خدمت میں جو ایڈریس پیش کیا گیا اس کا مکمل متن مندرجہ ذیل ہے:-

ایڈریس

ہمارے محترم شری اچاریہ جی

ہم ممبران جماعت احمدیہ قادیان آپ کی قادیان میں تشریف آوری پر آپ کی خدمت میں دلی مبارکباد اور خوش آمدید کا تحفہ پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے امن۔ اتحاد اور ایکتا کے مشن کو کامیاب کرے اور آپ کی بھودان سکیم کو جو غریبوں اور ناداروں کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے آپ نے جاری فرمائی ہے کامیابی بخشے۔ اور "ایک بنو" "نیک بنو" کے الفاظ میں جو مقصد آپ کے سامنے ہے وہ پورا ہو۔

ہمارے محترم! ہمیں آپ کے یہاں آنے پر اس لئے بھی دلی خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ کے مقدس بانی کی پیشگوئی ایک بار پھر پوری ہوئی ہے جو ان الفاظ میں شائع شدہ ہے "یاتون من کل فج عمیق" یعنی لوگ کثرت سے قادیان کی مقدس بستی میں آئیں گے۔ اور اس سے برکت حاصل کریں گے۔ آپ چونکہ دھاریوال سے کچے راستہ کے ذریعہ پیدل چل کر یہاں تشریف لائے ہیں۔ اس لئے خدائی الہام میں جو الفاظ فج عمیق ہیں۔ یعنی گہرے راستہ کے وہ ایک دفعہ پھر آپ کی آمد سے پورے ہوئے ہیں۔ یہ پیشگوئی اس زمانہ میں کی گئی تھی جبکہ جماعت احمدیہ اس کے مقدس بانی اور قادیان کو کوئی شہرت حاصل نہ تھی۔ یہ عجیب بات ہے کہ یہ بات پہلے بھی مخالف حالات میں پوری ہوتی رہی اب بھی پوری ہو رہی ہے۔ قادیان میں تقسیم ملک کے بعد جس کثرت سے معزز احباب ہمارے مقدس مقامات کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے ہیں ان کی تعداد ایک لاکھ سے بڑھ چکی ہے اور ان میں سے ہر ایک کی آمد اس پیشگوئی کو پورا کرتی ہے۔

ہمارے قابل احترام بھائی! اس موقع پر جبکہ آپ احمدیہ جماعت کے مذہبی مرکز میں تشریف لائے ہیں ہم مختصر طور پر یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ احمدیہ جماعت کی بنیاد ۱۸۸۹ء میں اس بستی میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے رکھی آپ نے دنیا کے سامنے زندہ خدا اور زندہ مذہب کا بھولا ہوا سبق دہرایا۔ اور اپنی پاک زندگی میں اس بات کے عملی ثبوت پیش کئے کہ وہ خدا جو دنیا کا خالق و مالک ہے۔ جس طرح پہلے زمانوں میں اپنے عاجز بندوں اور بے کسوں کی دعائیں سنتا تھا اب بھی سنتا ہے اور جس طرح وہ پہلے اپنے نیک بندوں کی دعائیں قبول کرتا اور اُن کا جواب دیتا تھا اور اُن کے لئے اپنی خاص مدد اور نصرت اور طاقت و قدرت کے نشان دکھاتا تھا اب بھی دکھاتا ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا کہ مذاہب جو پرانے زمانہ کے نشانات اور معجزات کو بطور قصہ کے بیان کرتے ہیں ان میں اب تازہ بتازہ نشانات و معجزات کے ذریعہ سے زندگی کا ثبوت نہیں ملتا۔ اُن سے خدا کی کامل معرفت اور پہچان ہو سکتی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کے ہاتھ پر خدا تعالیٰ نے متواتر نشانات اور معجزات دکھائے جن میں سے کئی نشانات آپ کے ماننے والوں اور قریبی تعلق رکھنے والوں کے متعلق تھے اور کئی آپ کے مخالفین اور دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے متعلق تھے۔ اور کئی سیاسی اور ملکی تغیرات سے متعلق تھے اور کئی بین الاقوامی حالات اور تغیرات سے متعلق تھے۔ آپ نے اس تعلق میں کیا خوب فرمایا ہے ؎

کرتا ہے معجزوں سے وہ یار دیں کو تازہ
اسلام کے چمن کی باد صبا یہی ہے

شری اچاریہ جی! حضرت مرزا صاحب بانی جماعت احمدیہ نے قرآن کریم کی اس تعلیم کو خاص طور پر واضح کیا کہ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ اور وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ یعنی دنیا میں کوئی ایسی قوم نہیں گذری جس میں کوئی روحانی مصلح اور رہنما نہیں آیا۔ چنانچہ آپ نے خاص طور پر شری کرشن جی۔ شری رام چندر جی۔ مہاتما بدھ۔ شری گورو نانک جی۔ حضرت زرتشت۔ حضرت کنفیوشس کو خدا تعالیٰ کے پیارے اوتار مانا ہے۔ اور ان کی عزت کرنا اپنے ماننے والوں کا مذہبی فرض قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں (یعنی اوتاروں) کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑ ہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھادی۔ اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہی اصول ہے جو قرآن کریم نے ہمیں سکھایا اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک کے مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہے عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں" (تحفہ قیصریہ)

چنانچہ اسی اصول کے مطابق احمدیہ جماعت ہر سال پیشوایان مذاہب کا جلسہ کرتی ہے۔ جس میں ایک ہی سطح پر مقدس بانیان مذاہب کی پاکیزہ زندگی کے حالات اور اخلاق وغیرہ بیان کئے جاتے ہیں۔ اس مذہبی جلسہ سے اتفاق اور محبت پیدا ہوتی ہے اس اصول کو پیش کر کے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے تنگ نظری کے اس اصول یعنی ولنیت یا نیشنلزم کی غلطی کو بھی واضح کیا ہے جو مغربی تہذیب کے اثر کے ماتحت آج مشرقی ممالک میں بھی رواج پکڑ چکا ہے۔ اور جس کے نتیجہ میں قومی تعصب اور دشمنی پیدا ہو کر دنیا سے امن کو برباد کر رہی ہے۔ آپ نے دنیا کے سامنے قرآن کریم کی پہلی سورۃ کے ابتدائی الفاظ یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ خاص طور پر پیش فرمائے ہیں۔ یعنی سب تعریفیں خدا کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کو پیدا کرنے والا اور پرورش کر کے تکمیل کے اعلیٰ مدارج تک پہنچانے والا ہے۔ محترم اچاریہ جی! ہمیں خوشی ہے کہ اس تعلیم کو آپ نے "جے جگت" کے الفاظ میں پیش فرمایا ہے۔ اور آپ کے یہ الفاظ دراصل آج سے چودہ سو سال پہلے کے ان الفاظ کی گونج ہے جو حضرت پیغمبر اسلام نے عرب کے ریگستان سے بلند کی۔ اور یہی وہ تعلیم ہے جو ذات پات نسل و رنگ۔ مشرقی و مغربی کی تفریق اور اختلاف کو مٹا دیتی ہے کرتی اور انسانیت کو ایک صف اور لائن میں کھڑا کر کے آپس میں محبت اور اتحاد کی زنجیروں کو مضبوط کرتی اور نیشنلزم کے تنگ اور فساد انگیز نظریہ کے بڑے اثرات کو مٹاتی ہے۔

محترم اچاریہ جی۔ اس مختصر وقت میں یہ ممکن نہیں کہ ہم آپ کے سامنے اسلام اور احمدیت کی اس اقتصادی تعلیم کی وضاحت کر سکیں جس سے غریبوں اور ناداروں کی مصیبتوں کا ازالہ اور مشکلات کا حل ہو سکتا ہے۔ آپ کی خدمت میں اس سے قبل اس مضمون کے متعلق دو کتابیں یعنی "نظام نو" اور "اسلام کا اقتصادی نظام" پیش کی جا چکی ہیں۔ ان کے مطالعہ سے آپ کو اسلام کے اقتصادی اصولوں کا علم ہو سکے گا۔ مختصر طور پر یہ گذارش کر دینا مناسب ہوگا کہ احمدیت جو حقیقی اسلام کا دوسرا نام ہے جہاں اقتصادی میدان میں فردی آزادی دیدوجہد کو برقرار رکھتی اور جبری طور پر لوگوں کے مال اور جائیداد پر قبضہ کو ناجائز قرار دیتی ہے وہاں غریبوں اور ناداروں کی مالی مشکلات دور کرنے کے لئے بعض نہایت عمدہ اصول بھی پیش کرتی ہے۔ چنانچہ اسلام یا احمدیت کی جو تعلیم تقسیم ورثہ سے متعلق ہے اس پر عمل کرنے سے دولت چند امیروں کے ہاتھوں میں جمع نہیں ہو سکتی بلکہ ہر مرنے والے کی جائیداد اس کے وارثوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح دولت چند ہاتھوں میں جمع ہو کر غریبوں کی مالی اور اقتصادی ترقی میں روک نہیں بن سکتی۔

اسی طرح اسلام کی تعلیم کے مطابق کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ روپیہ کو روک رکھے بلکہ ایسے مالدار اشخاص کو مجبور کیا جاتا ہے۔ کہ وہ یا تو روپیہ کو خرچ کریں یا کسی کام پر لگائیں تا کہ غریبوں کو بھی کام مل سکے۔ اور ان کے گذارے کی صورت نکل آئے۔ پھر اسلام نے سود لینے کی بھی ممانعت کی ہے۔ اسلام نے سودی کاروبار کو دنیا کی اقتصادی تباہی کا ایک بڑا سبب قرار دیا ہے۔ سود کے ذریعہ ایک ہوشیار اور عقلمند تاجر کروڑوں روپیہ لے لیتا اور پھر اس کے ذریعہ دنیا کی تجارت اور کاروبار پر قبضہ کر لیتا ہے۔ اور اس طرح غریبوں کی اقتصادی ترقی میں روک پیدا ہو جاتی ہے۔ پس اسلام نے سود کی لین دین اور کاروبار کو منع کیا ہے۔

پھر اسلام نے ایک یہ بھی حکم دیا ہے کہ تجارتی مال کو اس غرض سے

روکا جائے کہ جب وہ تنگا ہو جائے۔ تو اس وقت اس کو فروخت کر کے زیادہ نفع اندوزی کی جائے۔ اسلامی اصطلاح میں اس کو احتکار کہا جاتا ہے۔ اور اُسے ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

علاوہ ازیں اسلامی تعلیم نے حد سے زیادہ روپیہ جمع کرنے کے رستہ میں یہ بھی روک ڈالی ہے کہ زکوٰۃ پر ٹیکس مقرر کیا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ جس قدر جائیداد کسی انسان کے پاس سونے چاندی کے سکوں یا اموال تجارت وغیرہ کی قسم میں سے ہو اور اس پر ایک سال گذر جائے۔ حکومت اس سے اندازاً اڑھائی فی صد سالانہ ٹیکس وصول کرے اور اسے ملک کے غریبوں اور مسکینوں کی بہبودی اور خوشحالی کے لئے خرچ کیا جائے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ زکوٰۃ کا ٹیکس انکم یا آمدنی کا ٹیکس نہیں بلکہ یہ جمع شدہ مال پر کیپٹل ٹیکس ہے جو غریبوں کے فائدہ کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ اسلام نے طوعی صدقہ رکھا ہے یعنی ہر شخص صدقہ و خیرات کے طور پر یتیموں۔ مسکینوں اور ناداروں کی امداد اور سہولت کے لئے کچھ نہ کچھ اموال والنٹری طور پر خرچ کرتا رہے یہ حکم بھی ایسا ہے کہ اس کی وجہ سے کسی شخص کے پاس حد سے زیادہ دولت جمع نہیں ہو سکتی۔ اور اس طرح اس کے ذریعہ غریبوں کے دکھ درد کا علاج ہو جاتا ہے

ہمارے محترم اپادھیہ جی! آپ نے غریبوں اور ناداروں کی بہبودی اور آرام کے لئے بھودان کی سکیم پیش فرمائی ہے۔ اس غرض کے لئے اسلامی تعلیم کا نہایت مختصر خلاصہ اوپر عرض کیا گیا ہے۔ اس تعلق میں دنیا سے دکھ درد دور کرنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اسلامی تعلیم کی روشنی میں اس غرض کے لئے ۱۹۰۵ء میں "وصیت" کا نظام رائج کیا ہے۔ جس کی رو سے یہ قرار دیا گیا ہے کہ وصیت کے نظام میں شامل ہونے والے اپنی خوشی سے اپنے مال کے کم از کم دسویں اور زیادہ سے زیادہ تیسرے حصہ کی وصیت کریں۔ اور فرمایا کہ یہ اموال جو جماعت کے پاس اس نظام کے ذریعہ اکٹھے ہوں گے وہ علاوہ اور دینی ضروریات کے غریبوں۔ مسکینوں۔ یتیموں اور بیوہ اُن کی خبر گیری کے لئے خرچ ہونگے گویا کمیونزم نے جس مقصد کو جبر اور سختی سے اور انفرادی آزادی کو سلب کر کے حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ احمدیت کے ذریعہ وہ مقصد محبت اور پیار سے حاصل ہو سکتا ہے۔

ہمارے معزز مہمان! اس محدود وقت میں نظام وصیت کی تفصیل بیان کرنا ممکن نہیں آپ کو اس کی تفصیل کتاب "نظام نو" کے مطالعہ سے معلوم ہو جائے گی۔ احمدیہ جماعت کی طرف سے اس نظام کی برکت سے غریبوں۔ یتیموں اور بیواؤں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بلا لحاظ مذہب و قوم وظائف دیئے جا رہے ہیں۔ اور جوں جوں احمدیہ جماعت کا نظام وسیع ہوتا چلا جائے گا۔ ایسے ناداروں کی دیکھ بھال زیادہ مؤثر طریق پر ہوتی رہے گی۔ باوجود محدود ذرائع کے جماعت کی طرف سے یہاں ایک خیراتی شفاخانہ موجود ہے جس میں بلا لحاظ مذہب و قوم بیماروں کی مفت سیوا کی جاتی ہے۔ اسی طرح لڑکیوں اور لڑکوں کے جو سکول ہمارے انتظام میں جاری ہیں۔ ان میں بھی کوئی فیس نہیں لی جاتی بلکہ مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ گذشتہ سالوں میں سیلاب کی وجہ سے لوگوں کو جو تکالیف پہنچی اس کے ازالہ کے لئے احمدیہ جماعت نے علاوہ والنٹیروں کے ادویہ۔ کپڑے اور سینکڑوں افراد کے لئے غذا کا انتظام کیا۔ اس موقع پر یہ ذکر کر دینا بھی مناسب ہے جن دنوں نواکھلی میں مہاتما گاندھی جی ہندو مظلوموں کی امداد کے لئے تشریف لے گئے حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے مبلغ پانچ ہزار روپے ان مظلوم ہندوؤں کی امداد کے لئے گاندھی جی کو بھجوائے ۱۹۴۷ء کے فسادات میں پنجاب کے دونوں حصوں میں قتل و غارت اور لوٹ کھسوٹ کا جو بازار گرم ہوا۔ یہ خدا کا شکر ہے کہ احمدیہ جماعت اپنی تعلیم کے مطابق اس سے بالکل بچی رہی۔ چنانچہ اسی بارہ میں اخبار سٹیٹسمین دہلی مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۴۹ء میں مندرجہ ذیل الفاظ شائع ہو چکے ہیں۔

"۔قادیان کے مقدس شہر میں ایک ہندوستانی پیغمبر پیدا ہوا جس نے اپنے گرد و پیش کو نیکی اور بلند اخلاق سے بھر دیا۔ یہ اچھی صفات اس کے لاکھوں ماننے والوں کی زندگی میں نظر آتے ہیں۔ احمدیہ جماعت کا نقطۂ نظر تعمیری اور اس کا رویہ پابند قانون ہے۔ یہی ایک واحد جماعت ہے جو عدالتی ریکارڈ کی رو سے بم سے پاک ثابت ہوتی ہے بلکہ ۱۹۴۷ء کے فرقہ وارانہ فسادات میں بھی احمدیوں نے اپنے ہاتھ قتل و غارت اور لوٹ کھسوٹ سے صاف رکھے"

ہمارے قابل احترام بھائی! اس موقع پر یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ موجودہ حالات میں بے شک قادیان کی مقدس بستی کی چہل پہل اور رونق ظاہری اعتبار سے پہلے کی طرح نہیں رہی۔ اور جہاں تک عمارات کا تعلق ہے وہ بھی ظاہری نگاہوں میں زیادہ کشش کا باعث نہیں۔ لیکن یہ بستی اپنی عمارتوں کی وجہ سے مشہور نہ تھی۔ بلکہ اس میں بسنے والے وہ مقدس اور خدا کے پیارے اور مقبول بندے تھے جن کا خدا تعالیٰ سے گہرا تعلق تھا۔ اور جن کے جسم کے ذرہ ذرہ میں مخلوق کی ہمدردی اور پیار بھرا ہوا تھا۔ اس کی شہرت اور عظمت کا ایک بڑا ذریعہ تھے۔ اس بستی سے سینکڑوں مخلص افراد دنیا کے گوشوں میں پھیل کر زندہ مذہب اور زندہ خدا کی منادی کر رہے ہیں اور قادیان کی بستی اب ایک بین الاقوامی حیثیت حاصل کر چکی ہے۔ جو لوگ اس مقدس بستی کی چھاتیوں سے علم و معرفت کا دودھ پی کر باہر نکل گئے ہیں وہ جہاں بھی جاتے ہیں قادیان اور ہندوستان کا نام بلند کرتے ہیں۔

احمدیت کی تعلیم کا ایک ضروری جزو جو دراصل قرآن کریم کی تعلیم کا ہی حصہ ہے یہ ہے کہ احمدیہ جماعت کے افراد جس ملک یا حکومت میں رہتے ہیں وہ قائم شدہ حکومت کی اطاعت اور وفاداری کرتے ہیں۔ کسی ہڑتال یا عدم تعاون کی تحریک میں بھی حصہ نہیں لیتے ہیں۔ اور اپنے جائز مطالبات کو دستور و قانون کے مطابق حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہر احمدی اس اصول پر مذہبی فریضہ کے طور پر عمل کرتا ہے اور ہر قسم کے فساد اور بغاوت سے اپنے آپ کو بچاتا ہے

منتری اپادھیہ جی! آخر میں ایک دفعہ پھر ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ آپ تکلیف فرما کر ہمارے محلہ میں تشریف لائے ہیں۔ ہمیں اس بات کا افسوس ہے کہ گذشتہ دنوں جب آپ کشمیر کے دورہ پر گئے تو جماعت اسلامی کے کسی نافہم شخص نے آپ کے قرآن کریم کی تلاوت کرنے پر اعتراض کیا۔ حالانکہ قرآن کریم ایک آسمانی نور ہے اور اس کی تعلیم روحانی بیماریوں کے لئے شفا اور روحانی ترقیات کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ پس یہ تعلیم جتنی بھی دنیا میں پھیلے دنیا کے لئے رحمت کا باعث ہے۔ پس نادان ہیں وہ لوگ جو اس نور کے پھیلنے میں روک بنتے ہیں۔

آخر میں دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ اور آپ کے نیک مقاصد میں کامیاب کرے۔ آمین۔

ہم ہیں

ممبران جماعت احمدیہ۔

قادیان ۵/۱۱/۵۹

ششماہی بجٹ اور احباب جماعت کا فرض

موجودہ مالی سال کے چھ ماہ گذر چکے ہیں اور آمد کی موجودہ رفتار کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد جماعتوں کے نام ان کے ذمہ بجٹ کا بیشتر حصہ ابھی تک بقایا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت کا ہر فرد اپنی مالی ذمہ واری کا احساس کرتے ہوئے کما حقہٗ ادائیگی چندہ جات کی طرف متوجہ ہو۔ جماعت کے امراء۔ صدر صاحبان۔ سیکرٹریان مال اور دیگر عہدیداران کو چاہیئے کہ وہ مالی فرائض کی ادائیگی میں عملی قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ امراء اپنی اپنی جماعتوں کے سست اور بقایا دار دوستوں کو بیدار اور ہوشیار کرنے کی پوری جد و جہد کریں۔ یہ وقت غفلت اور سستی کا نہیں ہے بلکہ قربانی کے میدان میں اپنا قدم بڑھا کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا ہے۔

مجھے امید ہے کہ جملہ مخلصین جماعت فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

ہالینڈ میں تبلیغِ اسلام

مذاہب کانفرنس میں اسلام کی مؤثر نمائندگی

دو افراد کا قبولِ اسلام

از مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

ماہ اکتوبر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغِ اسلام کا ایک عمدہ اور زریں موقعہ میسر آیا۔ پروٹسٹنٹ چرچ آرگنائزیشن جس میں آزاد خیال عیسائیوں کے مختلف مکاتیب فکر کے لوگ شامل ہیں کی طرف سے ایک مذاہب کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ اس موقعہ پر دنیا کے اہم مذاہب کے عنوان سے اسلام یہودیت اور بدھ مت وغیرہ پر تقاریر کا انتظام کیا گیا۔ ہر لیکچر پندرہ دن کے بعد ہونا قرار پایا۔ پروگرام کے لحاظ سے اسلام کو سب سے پہلے رکھا گیا تھا۔

اس موضوع پر تقریر کے لئے مکرم انچارج صاحب ہالینڈ مشن کو درخواست کی گئی۔ چنانچہ ابتدائی امور طے کرنے کے بعد تاریخ مقرر ہوئی۔

مورخہ ۸؍۵۹ کی شام کو مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب کی معیت میں خاکسار اور دیگر چار ممبران جماعت ہیگ سے روانہ ہوئے۔ لیکچر گاہ ہیگ سے قریباً آٹھ میل کے فاصلہ پر واقعہ تھی۔ یہ جگہ بڑی بڑی کوٹھیوں اور سبزہ زاروں پر مشتمل ہے اور ہالینڈ کے امراء و رؤساء کی یہاں رہائش ہے۔

جب ہم لوگ شام سے اترے تو اسٹیشن پر ہماری جماعت کے ممبر جو اسی علاقہ میں رہتے ہیں ہمارے منتظر تھے۔ چنانچہ ہم سب اکٹھے ہو کر جلسہ گاہ پہنچے۔ ایک بہت بڑی عمارت کی تیسری منزل پر ایک بڑے ہال میں لیکچر کا انتظام تھا۔ جس میں قریباً اڑھائی سو افراد آسانی کے ساتھ جمع ہو سکتے تھے۔ یہ عمارت عمر رسیدہ اشخاص کے آرام و آسائش اور قیام و طعام کے لئے بنائی گئی تھی۔ منتظمین جلسہ کی طرف سے چونکہ اخبارات میں بھی اعلان دیا جا چکا تھا کہ پہلے روز اسلام پر تقریر کے لئے امام صاحب مسجد ہیگ آ رہے ہیں۔ اور انفرادی طور پر بھی اطلاع کرنے کی پوری کوشش کی گئی تھی۔ اس لئے سارا ہال لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور مزید بہت سے لوگ ہال میں جگہ نہ ہونے کے باعث عمارت کی نچلی منزل میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جن کے لئے لاؤڈ سپیکر کا انتظام موجود تھا۔ ہم لوگ وقت سے کچھ پہلے ہی پہنچ گئے تھے۔ جب مجلس کے سیکرٹری صاحب سے ملاقات ہوئی تو وہ مکرم انچارج صاحب اور خاکسار کو کمرہ انتظار میں لے گئے۔ جہاں کچھ دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اتنے میں مجلس کے صدر صاحب بھی تشریف لے آئے۔ یہ ایک پادری صاحب تھے جو ہالینڈ کے علاوہ فرانس میں بھی کئی سال تک خدمات دینیہ سرانجام دے چکے ہیں۔ کچھ دیر بیٹھنے کے بعد ہم سیکرٹری صاحب مجلس کی معیت میں لیکچر ہال میں آ گئے۔ صدر صاحب نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے مکرم حافظ صاحب کا تعارف کروایا۔ بعد ازاں تقریر شروع ہوئی۔

مکرم جناب حافظ صاحب نے تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد مختصر طور پر تاریخ اسلام بیان کرتے ہوئے حاضرین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے متعارف کرایا اور بتلایا کہ اسلام دیگر مذاہبِ عالم سے الگ تھلگ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ بلکہ یہ وہی مذہب ہے جسے جملہ انبیاء علیہم السلام نے لوگوں کے سامنے پیش فرمایا۔ اب فرق صرف اتنا ہے۔ کہ اسلام میں تمام سچائیوں کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔ اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے سچائی کی روشنی کا ایک ایسا زبردست مینار کھڑا کر دیا ہے۔ جس کی شعاعیں دنیا کے چاروں کونوں کو منور کر کے سالکان روحانیت کی ہدایت اور راہ نمائی کا سامان پیدا کرتی ہیں۔ اور رنگ و نسل کے امتیاز کو بالکل مٹا کر ہر قوم اور ہر ملک کے لوگوں کو اس نور کی طرف بلاتی ہیں۔ تا ایک عالمگیر اخوت کی بنیاد پڑ سکے۔ اور ایک دوسرے کے دل سے غیریت کا احساس دور ہو جائے۔ اور ہر طرف امن اور سلامتی کا دور دورہ ہو جائے۔

اس کے بعد آپ نے قرآن مجید کی اعجازی شان بیان کرتے ہوئے سامعین کو بتلایا کہ یہ کتاب کسی نبی کے دل میں ڈالے جانے والے خیالات کا مجموعہ نہیں ہے۔ بلکہ اللہ جل شانہ کا لفظی الہام ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جبرئیل علیہ السلام کی وساطت سے نازل ہوا۔ اور اس کی ساری کی ساری تاریخ جو اس وقت ہمارے سامنے موجود ہے۔ اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ تیرہ سو سال کے طویل عرصہ میں آج تک اس میں ایک نقطہ و شوشہ کا کوئی تبدل و تحرف ظہور میں نہیں آیا۔ یہ وہ خوبی ہے جو کسی دوسری مذہبی کتاب میں نہیں پائی جاتی۔

پھر آپ نے احادیث نبویہ کی تشریح کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ جس حزم و احتیاط سے ان کے اکٹھا کرنے میں کام لیا گیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ دنیا کے کسی نبی کی تعلیم بھی اس رنگ میں جمع کی ہوئی نہیں تھی۔

بعد ازاں آپ نے تعلیماتِ اسلامیہ پیش کرتے ہوئے حیات بعد الموت پر خیالات کا اظہار کیا۔ نیز اسلام اور جہاد کی تشریح کرتے ہوئے معترضین کے اعتراض کا جواب دیا۔ اور بتلایا کہ در حقیقت اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو سچی اور حقیقی محبت پیدا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ایک بہت بڑا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اسلام میں عورت کو کوئی خاص مقام حاصل نہیں ہے جو سراسر باطل اور بے بنیاد خیال ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ صرف اور صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے عورت کو بلند درجہ عطا کیا ہے۔ اور اس کو ذلت کے گڑھے سے نکال کر عزت و شرف کی چوٹی تک پہنچایا ہے۔ اس کے بعد میں آپ نے تخلیقِ انسانی کے متعلق اسلامی نظریہ بیان کرتے ہوئے بتلایا کہ اسلام کے نزدیک خدا تعالیٰ نے مرد و عورت دونوں کو یکساں طور پر اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ دنیاوی زندگی میں جہاں مرد و عورت باہم مل کر رہتے ہیں۔ وہاں شادی و طلاق کا مسئلہ ایک بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اسلام نے اس بارہ میں بھی ایسی عمدہ تعلیم دی ہے۔ کہ جو عورت کے حقوق کی اسی طرح حفاظت کرتی ہے جیسے مردوں کے حقوق کی۔ اگر مرد کو طلاق دینے کا حق دیا ہے۔ تو اسی طرح معقول وجہ پر عورت کو بھی خلع کا اختیار عطا کیا ہے۔ مگر اس کے مقابلہ پر عیسائیت کی تعلیم عورت کو ایسا حق دینے سے عاجز ہے۔

اس کے بعد آپ نے اسلام اور عیسائیت میں مابہ الامتیاز خصوصیات کی نشان دہی کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی وحدانیت۔ الوہیت مسیح۔ نسلی گناہ۔ کفارہ۔ مسیح کی صلیبی موت۔ اور قرآن مجید میں مسیح علیہ السلام کا ذکر وغیرہ مضامین پر اظہار خیالات کیا۔

تقریر کے آخر میں آپ نے جماعت احمدیہ سے متعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ حقیقی اور زندہ اسلام کو پیش کرتی ہے۔ ساری دنیا سے اسلام میں یہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جس نے دنیا کے مختلف ممالک میں اسلامی مراکز کھولے ہیں اور مبلغین بھجوا کر تبلیغِ اسلام کا کام شروع کر رکھا ہے۔

پھر آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے بتلایا کہ آپ کے وجود باجود کے ذریعہ ہی اس جماعت کی بنیاد رکھی گئی۔ اور آپ کے ذریعہ ہی دوبارہ اللہ تعالیٰ نے اصلاح خلق کو اور اشاعت اسلام کے کام کا بوجھ اس کمزور اور چھوٹی سی جماعت کے کندھوں پر رکھا اور اب یہ جماعت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی میں روز بروز ترقی کرتی جا رہی ہے۔ اس جماعت نے ایشیاء۔ افریقہ۔ امریکہ اور یورپ میں مختلف جگہوں پر مساجد اور سکول تعمیر کئے ہیں۔ جن کے ذریعہ ہزارہا انسانوں کی تعلیم و تدریس کا کام جاری ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس تقریر کا بہت اچھا اثر ہوا۔ اور لوگوں میں اسلام کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے جستجو پیدا ہو گئی۔ احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ ہالینڈ مشن کو اپنی دعاؤں میں خاص طور پر یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مزید ترقیات سے نوازتا چلا جائے اور ہالینڈ میں اسلام کے پھیلنے کے مواقع کو قریب سے قریب تر کر دے۔ مبلغین کی ناچیز مساعی میں برکت عطا فرمائے اور صحیح رنگ میں خدمت دین کی توفیق بخشے۔ اللّٰھم آمین۔

اس ماہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو اشخاص نے اسلام قبول کیا ہے ان کی بیعت کا خط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کیا جا چکا ہے احباب ان کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

درخواست دعا

میری آنکھوں میں موتیا بند اتر رہا ہے اور ویسے بھی آنکھوں میں قدرے تکلیف رہتی ہے علاج جاری ہے احباب جماعت سے شفایابی کی درخواست دعا ہے۔

خاکسار دفعدار محمد عبداللہ درویش قادیان

جہادِ کبیر ـــــ اشاعتِ لٹریچر

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

اللہ تعالےٰ کا یہ خاص فضل و احسان ہے کہ اس نے باوجود گوناگوں مشکلات اور مالی تنگدستیوں کے آپ احباب کو یہ توفیق بخشی کہ اس وقت جبکہ مادی دنیا مختلف دنیوی پلان اور منصوبے تیار کر رہی ہے۔ آپ دینِ حق کی استواری اور خدا تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کے احکام کی بجا آوری کے لئے جانی اور مالی قربانی پیش کر رہے ہیں۔ یہ خوشی کا مقام ہے کہ ہندوستانی احباب نے لٹریچر کی اشاعت و طباعت میں کافی توجہ کی ہے۔ اور ہمارا لٹریچر گذشتہ چند سالوں میں ہندوستان کے مشہور اخبارات کے ایڈیٹروں، مشہور مذہبی سیاسی لیڈروں، وکلاء، مدرسین اور دیگر اصحاب علم و ذوق تک پہنچ چکا ہے۔ اور اس کی تقسیم براہ راست مرکزی دفتر اور بعض اور عہدیداران جماعت کے ذریعہ سے کی جا رہی ہے۔ جو لٹریچر شائع کیا گیا ہے وہ نہ صرف اردو زبان میں اور مسلمانوں کے لئے ہے بلکہ ہندی، انگریزی، گورمکھی، بنگالی، ملیالم، کنڑی، گجراتی وغیرہ زبانوں اور ہندو، سکھ، عیسائی وغیرہ مذاہب کے لئے ہے۔

اس بات کا اظہار کیا جانا بھی مناسب ہے کہ ہندوستان میں لٹریچر کی طباعت و اشاعت کے لئے مندرجہ ذیل احباب نے خاص طور پر دلچسپی لی اور اعانت فرمائی ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

۱۔ محترم سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد ۲۔ مکرم سیٹھ عبد الحی صاحب یادگیر

۳۔ مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب یادگیر ۴۔ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ۔

۵۔ مکرم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب چنتہ کنٹہ ۶۔ مکرم سیٹھ محمد حسین صاحب کلکتہ

۷۔ مکرم میاں محمد عمر صاحب سہگل کلکتہ ۸۔ مکرم عبد الرزاق صاحب شموگہ

۹۔ مکرم کریم خاں صاحب شموگہ ۱۰۔ مکرم اختر حسین صاحب شموگہ

۱۱۔ مکرم میر کلیم اللہ صاحب شموگہ ۱۲۔ مکرم سید مدار صاحب شموگہ

۱۳۔ مکرم میر عبد الجلیل صاحب شموگہ ۱۴۔ خاندان مکرم محمد اسمٰعیل صاحب یادگیر

۱۵۔ خاندان مکرم سید حسین صاحب کاچی گوڑہ ۱۶۔ مکرم محمد بشیر صاحب کلکتہ

بے شک اور بھی بہت سے احباب اشاعت لٹریچر کے شعبہ میں خدمتِ دین کر رہے ہیں۔ یہ خوشکن ہے لیکن جب ہندوستان کے ملک کی وسعت کو دیکھا جائے اور ان پیاسی روحوں کا تصور کیا جائے جو دینِ حق کی تلاش میں سرگرداں ہیں تو ہمارا یہ کام بالکل ناکافی ثابت ہوتا ہے۔

احباب کی خدمت میں ماہ ستمبر میں تقسیم لٹریچر کا گوشوارہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ احباب کی خدمت میں یہ بھی گذارش ہے کہ جہاں وہ لٹریچر کو پوری احتیاط سے مستحق افراد کو تقسیم کریں اور ایک ایک نسخہ کو بہت سے افراد تک باری باری پہنچائیں اور لٹریچر کو قیمتاً بھی دیں وہاں زیادہ سے زیادہ چندہ نشر و اشاعت ادا فرمائیں تا کہ اللہ تعالےٰ اس کوشش کو مقبول فرمائے اور لوگوں کا رجحان دینِ حق کی طرف کرے اور لوگ حسب وعدہ جوق در جوق اس پاک اور آخری مذہب میں شامل ہوں اور ہندوستان کے ملک میں اللہ اور اس کے رسول کا نام بلند ہو۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ناظر دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

گوشوارہ ترسیل لٹریچر بابت ماہ ستمبر ۱۹۵۹ء

نام کتاب	زبان	تعداد
خصوصیات قرآن کریم	انگریزی	۲۱
احمدیت کیا ہے	//	۲۷
احمدیہ موومنٹ ان انڈیا	//	۹۲
اسلام میں اقتصادی و سماجی مشکلات کا حل	//	۶۸
ٹیچنگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام	//	۶۳
میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں	/	۸۸
اسلام اور ضرورت زمانہ	//	۴۳۱
آسمانی پیغام	//	۲۵
لائف آف محمد صلعم	//	۲۳
لائف اینڈ ٹیچنگ محمد صلعم	//	۲۲
نظام نو	//	۴
اسلامی اصول کی فلاسفی	//	۵
احمدیہ البم	//	۳
ترجمۃ القرآن مطبوعہ ہالینڈ	//	۲
تحریک جدید کے بیرونی مشن	//	۱
نماز مترجم	//	۳
آئینہ صداقت	انگریزی	۱۰
ہمارے عقائد مطبوعہ امریکہ	//	۳
بائیبل کی رو سے حضرت مسیحؑ نے صلیب پر وفات نہیں پائی مطبوعہ امریکہ	//	۴
اسلام نے عالمی اخوت کے لئے کیا کیا ہے	//	۳
آپ کس طرح اپنی متاع حاصل کر سکتے ہیں۔ مطبوعہ امریکہ	/	۳
احمد صلعم۔ مطبوعہ مغربی افریقہ	//	۳
سیرۃ احمد صلعم	//	۳
احمدیہ موومنٹ لیکچر لندن	//	۴
اسلام کیا ہے۔ مطبوعہ ربوہ	//	۳
یسوع کشمیر میں	// // //	۳
پوپ کو دعوت اسلام مطبوعہ ہالینڈ	//	۶
یسوع صلیب پر نہیں مرا	// // //	۹
اسلام اور اشتراکیت	انگریزی	۳۸
ہمارا عقیدہ	//	۴
اخبار افریقن ٹائمز مطبوعہ افریقہ	//	۱
زمانہ کی پکار	//	۵
لائف حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد	//	۱
آسمانی پیغام	اردو	۴۷
درثمین	//	۴
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام	//	۴۳
پیغام صلح (امن کے شہزادہ کا پیغام)	//	۱۴۴
// // //	انگریزی	۴۳
تحریک احمدیت بھارت واسیوں کی نظر میں	اردو	۳۴
آسمانی تحفہ	//	۷۵
اسلام اور اشتراکیت	//	۴۷
وفات مسیح علیہ السلام پر فتوے علمائے مصر	//	۳۱
جماعت احمدیہ کا عملی نمونہ	//	۴۰
الہدیٰ	//	۱۳۱
مجاہد خاتم النبیین	//	۱۴۷
تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک	//	۱۳۶
عقائد و تعلیمات	//	۱۹
سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ	//	۵۳
احمدیت کا پیغام	//	۳۵
حقیقی اسلام	//	۱۲۱
موعود اقوام عالم	//	۱۰
جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلعم کی شان کا انسان نہ اب تک پیدا ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا	//	۲
مذہب اور سائنس (ہستی باری تعالیٰ)	//	۲
جمعیۃ العلماء ہند کا مجوزہ عالمگیر تبلیغی ادارہ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے تعاون کی پیشکش	//	۱۷۲
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے	//	۳
تبلیغ حق	//	۱
میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں	//	۱
قبولیت دعا کے طریق	//	۱
برکات الدعا	//	۱
ضرورت الامام	/	۱
دعوت الامیر	//	۳
//	فارسی	۱
درثمین	//	۲
آسمانی تحفہ	(گورمکھی)	۴۶
یسوع کی قبر	//	۴۴
پیغام صلح	//	۱
رسالہ نگار	اردو	۳
خاتم النبیین کے بہترین معنی	//	۴
ختم نبوت کی حقیقت	//	۱
میری والدہ	//	۳
آئینہ کمالات اسلام	//	۱
نزول المسیح	//	۱
کشتی نوح	//	۳
قاعدہ یسرنا القرآن	(عربی)	۱۴
نماز مترجم	(اردو)	۱۴
پارہ الٓم مع ترجمہ	//	۱
حکومت وقت اور جماعت احمدیہ	//	۴۷
مجاہد خاتم النبیین	//	۱
سلسلہ احمدیہ	//	۳
احمدیہ پاکٹ بک	//	۱
اسلامی اصول کی فلاسفی	//	۱۸
دیو ہمارا کرشن	(ہندی)	۸۹
آسمانی تحفہ	//	۹۴
کرشن اوتار کا پیغام	//	۴۳
میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں	//	۱۰
تبدیلی عقائد مولوی محمد علی صاحب	(اردو)	۱
بہائی مذہب کی حقیقت	//	۱
اہل بہاء سے سوال	//	۵
جماعت مبائعین کے عقائد صحیحہ	//	۱
علمی معجزہ	//	۱
اخبار بدر		۱۵
تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک (چارٹ)	//	۳
تبلیغ ہدایت	//	۵
القائے ربانی	//	۱
احمدی اور غیر احمدی میں فرق	//	۱
امریکن رسالہ لائف میں جماعت احمدیہ کی مساعی کا ذکر اکناف عالم میں تبلیغ اسلام اور جماعت احمدیہ	//	۲
نظام نو	//	۳
اسلام کا اقتصادی نظام	//	۱
قتل مرتد اور اسلام	//	۲
حقیقۃ الوحی	//	۱
ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام	//	۲
جماعت اسلامی نمبر	//	۱
مولانا مودودی کے بیان پر صدر انجمن احمدیہ کا تبصرہ	//	۱
چشمہ مسیحی	//	۱
احمدی مسلمان ہیں	//	۱
نقاء احمدیہ معہ فتویٰ احمدیہ	//	۱
کلید القرآن	عربی	۱
اے مسلم بھائی	اردو	۲
ہمارا خدا	//	۱
ہستی باری تعالیٰ	//	۱
تقریر دلپذیر	//	۱
توحید کا حقیقی علمبردار	//	۳
رسول مقبول کی صداقت و امانت پر معاصرین کی رائے	//	۳
حضرت نبی کریم صلعم کے فرمان بنام امن و آزادی	//	۳
رسول خدا صلعم کی غیر مسلموں کے متعلق رواداری	//	۳
پیارے رسول کے پیارے حالات	//	۳
پریم بھرے گیت	//	۲
اسوۂ کامل	//	۳
شاہ جلشہ کو دعوت حق	//	۵
پیشگوئی دربارہ مرزا احمد بیگ	//	۲

مجاہدین تحریک جدید کے لئے

محترم سید محی الدین صاحب ایڈووکیٹ رانچی کا قابل تقلید نمونہ

گذشتہ دنوں میں جب کہ خاکسار کو سلسلہ کے ضروری کام کے لئے رانچی جانے کا اتفاق ہوا تھا تو وہاں پر محترم سید محی الدین صاحب ایڈووکیٹ نے اپنے گذشتہ وعدہ تحریک جدید کی سو فی صدی ادائیگی کی تسلی کرنے کے بعد فرمایا کہ آئندہ نئے مالی سال تحریک جدید کے لئے ابھی سے میرا وعدہ یکصد روپیہ کے اضافہ کے ساتھ نوٹ کر لیا جاوے۔ گذشتہ سال ان کا وعدہ تحریک جدید مبلغ گیارہ صد روپے تھا۔ جو کہ انہوں نے دو سو روپیہ ماہوار کی اقساط کے ساتھ چند مہینوں میں ادا کر دیا تھا تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز سے ڈیڑھ ماہ قبل آپ اپنا وعدہ لکھوا کر السابقون الاولون کی صف اول میں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ان کے اموال و املاک میں برکت دے۔ اور ان کا اور ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر رہے آمین۔

محترم سید صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ممبر بھی ہیں۔ اور صدر انجمن احمدیہ کی جائیدادوں کے مقدمات کے سلسلہ میں بھی ضرورت کے ہر موقعہ پر آپ نے خندہ پیشانی کے ساتھ جو نمایاں خدمات سر انجام دی ہیں۔ وہ احمدیت کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہیں گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت کے دوسرے احباب کو بھی آپ کی طرح سلسلہ کے لئے ایثار اور قربانی کی توفیق بخشے۔ آمین۔

عبد الحمید عاجز وکیل المال تحریک جدید قادیان۔

نئے سال کا سو فی صدی وعدہ پورا کرنیوالے درویش

قادیان ۸ نومبر سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نئے سال کے اعلان پر لبیک کہتے ہوئے جن مقامی احباب نے اپنے سو فی صدی وعدے ادا کر دیئے ان کے اسماء گرامی بغرض دعا ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے۔ آمین۔

دفتر اول سال ۲۶

۱۔ مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی ۵۱/-
۲۔ مکرم حاجی فضل محمد صاحب قادیان ۴-۴۴-۶
۳۔ ″ ڈاکٹر مظفر الدین صاحب ″ ۹/-
۴۔ ″ خان فضل الٰہی خان صاحب ″ ۶-۶۲
۵۔ ″ بھائی شیر محمد صاحب ″ ۱۱-۲۷
۶۔ ″ مولوی محمد ابراہیم صاحب ″ ۳۰/-
۷۔ ″ بابا محمد دین صاحب ″ ۸-۶۲
۸۔ ″ افتخار احمد صاحب اشرف ″ ۹/-
۹۔ ″ چوہدری محمد طفیل صاحب ″ ۶۳-۲۵

دفتر دوم سال ۱۶

۱۔ مکرم میاں محمد اسمٰعیل صاحب کارکن بیت المال قادیان ۱۵-۹
۲۔ ″ بابا الٰہ بخش صاحب ″ ۱۲-۰۰
۳۔ اہلیہ صاحبہ مولوی محمد ابراہیم صاحب ″ ۸-۰۰
۴۔ سکندر خان صاحب ″ ۱۱-۱۲
۵۔ بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں ″ ۹-۰۰
۶۔ اہلیہ صاحبہ ″ ″ ″ ۶-۰۰
۷۔ محمد کریم الدین صاحب ″ ۶-۰۰
۸۔ بشیر احمد صاحب ″ ۶-۰۰
۹۔ مرزا عبد اللطیف صاحب ″ ۲-۴۲-۴
۱۰۔ شمس العارفین صاحب ″ ۵-۰۰

وکیل المال تحریک جدید قادیان

[illegible] کا بقیہ اشاعت لٹریچر

پیغام آسمانی فیصلہ	اردو	۱
سچائی کا اظہار	″	۱
اسلام میں اختلافات کا آغاز	″	۱
الوصیت	″	۱
تحریک جدید کے مطالبات	″	۱
ایک غلطی کا ازالہ	″	۱
سرمہ چشم آریہ	″	۲
قادیان کے آریہ اور ہم	″	۱
وہی ہمارا کرشن	بنگالی	۶
زمانے کا امام	″	۶
وہی ہمارا کرشن	(اڑیہ)	۱
ہمارا مذہب	اردو	۱
چشمہ عرفان	″	۱
چشمہ معرفت	″	۱
کرامات الصادقین	عربی	۱
اسلام اور ملکیت زمین	اردو	۱
ہر انسان کیلئے ضروری پیغام	″	۱
اشاعت اسلام کی فرضیت	″	۱
ترجمۃ القرآن پہلا پارہ	انگریزی	۳
دس دلائل ہستی باری تعالیٰ	اردو	۱
متفرق		۱۰
میزان — ۱۳ - ۳		

نیک نمونہ

چندہ تعمیر چار دیواری بہشتی مقبرہ و ملحقہ باغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مندرجہ بالا تحریک میں جن دوستوں نے نقد ادائیگی اور وعدے کئے تھے ان کے نام قبل ازیں اخبار "بدر" مورخہ ۵۹/۱۰/۵ اور اس سے قبل بغرض دعا شائع کروائے جا چکے ہیں۔ اس کے بعد جن دوستوں کی طرف سے اس بابرکت تحریک میں نقد وصولی یا وعدوں کی اطلاع ملی ہے۔ ان کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جلد حصہ لینے والے احباب کو دین و دنیا میں کامیابی عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

نظارت ہذا کی انفرادی تحریک کے نتیجہ میں ابھی متعدد دوستوں کی سے وعدوں اور وصولی کا انتظار ہے۔ امید ہے کہ مخلصین جماعت جلد توجہ فرما کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے۔

نمبر شمار	اسماء	عطیہ		تفصیل
۱۔	مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ	۲۰۰۰/- روپے		نقد ادائیگی
۲۔	″ مرزا شیر علی بیگ صاحب مانکا گوڈا	۵۰۰/-	″	وعدہ
۳۔	″ سیٹھ رشید احمد صاحب حیدرآباد دکن	۳۰۰/-	″	″
۴۔	اہلیہ صاحبہ ″ ″ ″	۱۰۰/-	″	″
۵۔	″ سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب چنتہ کنٹہ	۱۰۰/-	″	″
۶۔	″ سیٹھ محمد اعظم صاحب منجانب والد مرحوم حیدرآباد دکن	۱۰۰/-	″	″
۷۔	″ اکبر حسین صاحب ″	۱۰۰/-	″	جلسہ سالانہ تک یکمشت
۸۔	″ سیٹھ بشیر الدین صاحب چنتہ کنٹہ	۱۰۰/-	″	″ ″ ″
۹۔	″ سیٹھ حمید احمد صاحب حیدرآباد دکن	۱۰۰/-	″	″ ″ ″
۱۰۔	″ جناب چھوٹو میاں صاحب ″	۱۲/-	″	نقد ادائیگی
۱۱۔	″ عبد السلام صاحب ″	۱۰۰/-	″	″
۱۲۔	″ سیٹھ محمد یوسف احمد الہ دین صاحب سکندرآباد دکن	۱۰۰/-	″	جلسہ سالانہ تک یکمشت
۱۳۔	اہلیہ سیٹھ حسن صاحب مرحوم یادگیر	۱۰۰/-	″	وعدہ
۱۴۔	″ صدیق امیر علی صاحب موگاں	۲۰/-	″	″

ناظر بیت المال قادیان

احباب جماعت و عہدیداران کی خاص توجہ کے لیے

احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو بخوبی علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ دسمبر کے وسط میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں اخراجات کے لئے چندہ جلسہ سالانہ مرکز میں آخر نومبر تک پہنچ جانا چاہیئے۔ لیکن ریکارڈ دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اکثر جماعتوں نے اس چندہ کی اہمیت کو کما حقہ نہیں سمجھا۔ یہ چندہ لازمی چندوں میں سے ہے اور اس کی ادائیگی ہر احمدی پر اسی طرح فرض ہے جس طرح حصہ آمد اور چندہ عام کی۔ چندہ جلسہ سالانہ کی شرح سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ہے۔

اس اعلان کے ذریعہ تمام احباب اور عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو اس کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تحریر کیا جاتا ہے کہ وہ فوری طور پر چندہ کی سو فیصدی ادائیگی کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں اور کوشش کریں کہ آخر نومبر ۱۹۵۹ء تک کوئی دوست بقایا دار نہ رہے اور کل رقم مرکز میں پہنچ جائے۔ تاکہ مرکز کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر جمع ہونے والے مہمانوں کی مہمان نوازی کرنے میں دقت پیش نہ آئے۔

ناظر بیت المال قادیان

قابل تقلید مثال

مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ نے مبلغ چھیانوے ۹۶/- روپے اخبار بدر کیلئے بھجوا کر تحریر فرمایا ہے کہ سولہ ۱۶ پرچہ جات مناسب مستحق احباب غیراز جماعت و لائبریریوں کے نام جاری کر دیئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے اور ترقی اور خدا کی رضا کو پہلے سے بھی زیادہ حاصل کرنے والے ہوں اور زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے اور انکے مال میں برکت دے اور انکے اس نمونہ کو دوسروں کے لئے تقلید کا باعث بنائے۔ آمین۔

نوٹ۔ اس سے قبل بھی آپ مبلغ ساٹھ روپے دس پرچوں کیلئے بھجوا چکے ہیں (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ولادت مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۹ء کی درمیانی شب اس عاجز کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو نیک صالح اور خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے آمین۔ خاکسار محمد صدیق فانی ناظر دعوۃ و تبلیغ [illegible]

نوٹ:- اس خوشی پر مکرم فانی صاحب نے مبلغ پانچ روپے تراجم قرآن فنڈ میں ارسال کئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء (ایڈیٹر)

خبریں

نئی دہلی ۹ نومبر۔ چین کے وزیراعظم مسٹر چو این لائی نے سرحدی معاملات اور بھارت اور چین کے تعلقات سے متعلق دیگر معاملات کے بارے میں خود وزیراعظم شری نہرو کے ساتھ فلدبات چیت کی تجویز پیش کی ہے۔ ہندوچائنا خبررساں ایجنسی کے مطابق انہوں نے یہ تجویز ایک مراسلہ میں رکھی ہے۔ جو کہ کل بھارت کو بھیجا گیا تھا۔ یہ مراسلہ اس وقت بھارت سرکار کے زیرغور ہے اور اس سلسلہ میں کل رات اور آج وزارت کی دو میٹنگیں بھی ہوچکی ہیں۔ مسٹر چو این لائی نے مراسلہ میں یہ بھی تجویز کیا ہے کہ بھارتی اور چینی فوجیں پوربی سیکٹر میکموہن لائن سے ۲۰ کلومیٹر پیچھے ہٹالی جائیں ۲۰ کلومیٹر کم وبیش ۱۳ میل ہوتا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ جہاں تک چین کا تعلق ہے وہ سرحدی جھگڑے دوستانہ طور پر حل کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ امن کی اور محفوظ سرحدی حلقے قائم کرنے کی کوشش کرے گا تاکہ سرحدی معاملات کے بارے میں کوئی جھگڑا پیدا ہی نہ ہو۔ مسٹر چو این لائی نے یہ بھی کہا ہے کہ جب تک جھگڑے کا تصفیہ نہیں ہوجاتا تب تک موجودہ پوزیشن قائم رکھی جائے اور کوئی فریق بھی کسی طریقے سے موجودہ پوزیشن بدلنے کی کوشش نہ کرے فوجوں کی مجوزہ واپسی کے بعد دونوں دیش اس علاقہ میں سول ایڈمنسٹریشن کا عملہ اور غیرمسلح پولیس رکھے۔ مسٹر چو این لائی نے کہا یہ تجویز حقیقت میں بھارت سرکار کی تجویز کے آدھار پر ہی تیار کی گئی ہے جو کہ اس نے اپنے مراسلہ میں ہی درج کی تھی۔

نئی دہلی ۹ نومبر۔ پتہ چلا ہے کہ چینیوں نے تبت سے نیپالی سرحد تک ایک سڑک تعمیر کرلی ہے یہ سڑک بھارتی سرحد اور سکم کی سرحد تک بھی آتی ہے۔ اس پر تین ٹن وزنی ٹرک چل سکتے ہیں۔ اور اس کے دونوں طرف چینی فوجیں ڈیرے ڈالے پڑی ہیں۔ دریں اثنا چین نے نیپال کے علاقوں پر بھی دعوے کیا ہے۔ اس پر کھٹمنڈو میں بھی تشویش ظاہر کی جارہی ہے تبتی شرنارتھی بھاری تعداد میں نیپال میں داخل ہورہے ہیں۔ نیپالی سرکار کو شبہ ہے کہ ان شرنارتھیوں میں بعض چینی ایجنٹ بھی ہیں اگرچہ نیپالی سرکار چین کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کوشاں ہے اور وہ نیپالی علاقوں پر چین کے دعووں کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کھل کر نہیں کررہی۔ لیکن پوربی لداخ میں جو واقعہ ہوا ہے۔ کھٹمنڈو میں اس کا خاص نوٹس لیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۹ نومبر۔ اخبار پرتاپ میں شائع شدہ خبر معتبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ پاکستان نے کم وبیش موجودہ جنگبندی لائن کے آدھار پر مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے متعلق بھارت سرکار سے غیررسمی بات چیت کی ہے۔ پاکستان نے اپنی اس تجویز کے ساتھ ایک شرط وابستہ کی ہے۔ وہ یہ کہ بھارت سرکار مشترکہ دفاع کی آرگنائزیشن قائم کرنے پر رضامند ہوجائے یہ تجویز پاکستان کے وزیر داخلہ لیفٹیننٹ جنرل کے۔ ایم۔ شیخ نے اپنے حالیہ دورہ دہلی کے دوران پنڈت پنت کے روبرو پیش کی تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ پاکستان سرکار موجودہ جنگ بندی لائن میں معمولی رد وبدل کرکے مسئلہ کشمیر کا تصفیہ کرنے پر رضامند ہے۔ جموں اور وادی کشمیر کا بیشتر حصہ بھارت کے پاس رہے گا اور وادی کے بعض حصے اور مقبوضہ علاقے پاکستان کے پاس رہیں گے۔ اس تجویز کے مطابق دونوں دیشوں کا داخلہ۔ ادائیگی۔ تجارت اور کلچرل معاملات میں سارے کشمیر میں ایک حقوق حاصل رہیں گے۔

واشنگٹن ۹ نومبر۔ اطلاع ملی ہے کہ امریکی سائنسدانوں نے قطب شمالی اور قطب جنوبی کا چکر لگانے والے امریکی سیارہ سے نکلنے والے گولہ کی تلاش ترک کردی۔ پروگرام یہ تھا کہ جب یہ سیارہ قطبین کے ۱۷ چکر لگالے گا تو اس میں سے ایک گولہ باہر نکل آئے گا۔ اسے سائنسدان جزائر ہوائی کے قریب حاصل کریں گے مگر عین وقت پر سیارہ کے اندر بجلی فیل ہوگئی اور یہ سیارہ اس سے باہر نہ آسکا

آچاریہ ونوبا بھاوے کو قرآن

آچاریہ ونوبا بھاوے قادیان گئے۔ تو انہیں احمدیہ جماعت کے امیر مولوی عبدالرحمان نے قرآن کی دو جلدیں معہ ترجمہ پیش کیں۔

(ویر پرتاپ $\frac{11}{59}$-10)

طہران ۹ نومبر۔ پاکستان کے صدر ایوب خان نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ تبت پر چین کے قبضہ اور افغانستان میں سڑکیں تعمیر کرنے کی سرگرمیوں سے شمال سے ایک شدید خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ طہران کے ایک اخبار نے لکھا ہے کہ صدر ایوب نے ان خیالات کا اظہار کراچی میں اس کے نامہ نگار کے ساتھ ایک انٹرویو میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس برصغیر پر پانچ برس کے اندر حملہ ہوسکے گا۔ تبت میں چین کا قبضہ اور افغانستان میں سڑکیں تعمیر کرنے کی سرگرمیاں شمال سے ایک سنگین خطرہ پیدا کرتی ہیں یہ ایک ایسا خطرہ ہے جسے خوش فہمیوں سے نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ صدر ایوب نے بھارت اور پاکستان کے اختلافات کے بارے میں کہا کہ نہری پانی کا جھگڑا جلد حل ہونے والا ہے آپ نے کہا کہ بھارت کے ساتھ مجموعی تصفیہ میں کشمیر کے مسئلہ کو فیصلہ کن اہمیت حاصل ہے۔ اگر یہ مسئلہ حل ہوجائے تو مشترکہ دفاعی انتظامات بھی کئے جاسکتے ہیں۔ کل کوئٹہ میں پاکستان کے وزیر خارجہ منظور قادر نے کہا کہ چین کے نقشوں میں گلگت اور ہنزہ وادی کو چینی علاقہ دکھائے جانے سے پاکستان پریشان نہیں ہوگا۔ چین نے ہمارے کسی علاقہ پر اپنا دعویٰ سرکاری طور پر پیش نہیں کیا ہے ہم محض نقشوں کی بنا پر چین سرکار کے ساتھ اس سوال پر بات چیت نہیں کرسکتے۔

پاکستان کا ویزا حاصل کرنے والے دوستوں کے لئے

ضروری اعلان

بعض احمدی دوستوں نے جو ہندوستان کے مختلف علاقہ جات میں مقیم ہیں اس بارہ میں دریافت کیا ہے لہذا ایسے دوستوں کی سہولت کے لئے اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ پاکستان کے ہائی کمشنر صاحب مقیم دہلی کے پتہ پر مبلغ ڈیڑھ روپیہ (۱-۵۰) بذریعہ منی آرڈر بھجوادیں اور کوپن پر رقم بھجوانے کی غرض اور اپنا مفصل پتہ صاف صاف الفاظ میں نوٹ کردیں تو تین عدد فارم ویزا ان کو بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک مل جاویں گے اس کے بعد فارم ویزا پر کرکے مع تین عدد فوٹو چسپاں کرکے نیز دو روپے کے پوسٹل آرڈر ساتھ لگا کر معہ پاسپورٹ بصیغہ رجسٹری دوبارہ اس پتہ پر بھجوادیں تو چند یوم کے اندر اندر ان کو ویزا معہ پاسپورٹ مل جائے گا۔ چونکہ ہندوستان کے مختلف صوبہ جات میں مقیم احمدی احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شامل ہونے کے لئے ویزا حاصل کرنے میں مشکل محسوس کررہے ہیں۔ لہذا ایسے دوستوں کی سہولت کے لئے یہ اطلاع دی جارہی ہے۔

نوٹ:- پوسٹل آرڈر کی خانہ پری کردی جائے اور اس کی پشت پر اپنا پورا پتہ نوٹ کردیا جائے لیکن اس کو کراس نہ کیا جائے۔

اعلان نکاح

مورخہ $\frac{11}{59}$-۲ کو عزیزم سید رشید عالم صاحب ابن سید محمود عالم صاحب سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا نکاح نصرت جہاں بیگم بنت عبدالمجید صاحب امیر جماعت احمدیہ جمشید پور کے ساتھ مکرم مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے بعوض مبلغ /۵۰۰۰ روپے مہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھایا۔

بزرگان و درویشان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ یہ رشتہ ہر دو جانبین کیلئے بابرکت ہو۔ نیز عزیز سید رشید عالم سلمہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے مغربی جرمنی تشریف لے جاچکے ہیں اسلئے ان کی کامیابی اور صحت رہنے کی دعا فرماویں

عطاء الرحمٰن عباسی قادیان

قادیان میں جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں سالانہ جلسہ

بتاریخ ۱۵-۱۶-۱۷ دسمبر ۱۹۵۹ء

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۶۸ واں سالانہ جلسہ ۱۵-۱۶-۱۷ دسمبر ۱۹۵۹ء کو منعقد ہوگا۔ جملہ امراء، پریذیڈنٹ صاحبان و مبلغین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ اس کی اطلاع جماعتوں کو پہنچا کر ابھی سے تحریک کرنا شروع کردیں کہ زیادہ سے زیادہ دوست اس روحانی اجتماع میں شمولیت و استفادہ کے لئے قادیان تشریف لائیں۔

ناظر دعوت وتبلیغ قادیان